NOVEL IN URDU
متاع دل
رافعہ شیخ
WEB SPECIAL NOVEL

Book: Mata E Dil

Author: Rafia Sheikh

Genre: Love Marriage Based, Age Difference Based, Romantic Novel

Web Specia Novel

NOVEL IN URDU

متاعِ دل

رافعہ شیخ

ویب سپیشل ناول

"تم چاچو کو پسند کرتی ہوناں رومیسہ۔۔؟" شفاء نے بڑے رازدانہ انداز سے رومیسہ سے پوچھا تھا۔۔

"پاگل ہو۔۔؟ نہیں تو میں کتنی چھوٹی ہوں ان سے۔۔ میں نہیں کرتی انہیں پسند۔۔" وہ سرعت سے شفاء سے دور ہوتی ہوئی انکاری ہوئی۔۔ حالانکہ اس کے چہرے پر سرخی تیزی سے آئی تھی۔۔

"جھوٹ بول رہی ہو تم رومیسہ۔۔"

شفاء اتنا ہی بول کر اس کے پاس سے اٹھ گئی۔۔ اسے نہیں بتانا تھا وہ نہیں بتاتی۔۔

NOVEL IN URDU

رومیسہ نے جلدی سے اپنے دل کی چوری پر لب بھینچ لئے تھے۔۔ کیا اس کے چہرے سے یہ بات معلوم ہوتی تھی۔۔ حالانکہ اس نے تو یہ بات کسی کو بھی نہیں بتائی تھی پھر۔۔؟ شفاء کو کیسے معلوم ہوئی۔۔؟

ایک سال بعد۔۔۔۔

تم یہ جان جاؤ تو ہے ممکن پھر

ورنہ ہجر کی شب دستیاب ہے ہمیں

رومیسہ کی یونی کی چھٹیاں چل رہی تھیں جسے وہ گھر میں رہ کر گزار رہی تھی۔۔

"رومیسہ تمہاری خالا جان کب سے تمہیں چھٹیوں پر بلا رہی ہیں تم ہو کہ کانوں میں تیل دیئے ان کی بات کو رد کئے دیتی ہو۔۔" رومیسہ کی ماما ماہنور بیگم کالج ختم ہونے کے بعد اس پر خالا یعنی اپنی بہن کے گھر چھٹیاں گزارنے پر پریشر ڈال رہی تھیں۔۔ "ماما چلی جاؤں گی بس ایک دو دن اور۔۔" وہ اس دفعہ جانے کا ارادہ ہی نہیں رکھتی تھی، فاتح کو دیکھ کر اس کی دل کی دھڑکن تیزی سے بڑھتی تھی اور وہ اپنی ہی فیلنگز پر شرمندہ ہو جاتی تھی۔۔ "ایک دو دن میں۔۔؟ لڑکی پندرہ دن تم گزار چکی ہو پندرہ دن ہی باقی رہتے ہیں اٹھو شاباش جانے کی تیاری کرو۔۔ ہم یہاں سے ائیر پورٹ چھوڑ دیں گے وہاں سے فاتح تمہیں پک کر لے گا۔" وہ ایک بیگ نکال کر اس میں رومیسہ کا سامان ٹھونس رہی تھیں۔۔

"ماما آپ کی خالا جان سے محبت معلوم ہے لیکن۔۔۔" وہ اپنی فیلنگز بتاتے بتاتے رکی تھی اس کی ماں نے چپل اتار کر اسے مارنا شروع کر دینا تھا۔۔ "لیکن کیا۔۔؟ وہ جتنی مجھے عزیز ہے اتنا تمہیں بھی رکھتی ہے اور شفاء وہ بچی روز دن میں تین سے چار بار صرف یہ پوچھنے کے لئے کال کرتی ہے کہ رومیسہ کب آئے گی۔۔ بچی کسی کی محبت اور خلوص کو یوں ہی ٹھینس نہیں پہنچاتے۔" وہ سمجھاتے ہوئے رومیسہ کے پاس ہی بیٹھ گئی تھیں۔۔ وہ پیٹ کے بل لیٹی کسی کتاب کی ورق گردانی میں مصروف تھی لیکن مجال تھی یہ چھٹیاں اس کی کوئی کتاب پڑھتے ہوئے بھی گزر جاتی۔۔

"جی ماما آپ ٹھیک کہتی ہیں، سامان پیک کر دیں میں کل ہی جا رہی ہوں۔۔ بابا سے کہیں ٹکٹ بک کروا دیں لاہور کے۔۔" وہ مسکراتے ہوئے دلی کیفیت کو چھپاتے ہوئے مان گئی تھی۔۔ ماہنور بیگم نے مسکرا کر اپنی اکلوتی بیٹی کا ماتھا چوم لیا۔۔

وہ سامان بیگ میں رکھ کر کمرے سے چلے گئیں تو رومیسہ نے لمبی سانس بھری۔۔ "افففف اس دل کا کیا کروں جو فاتح کو دیکھ کر عجیب لے پر دھڑکنے لگتا ہے۔۔"

وہ شرمندہ سی اپنے منہ پر تکیہ رکھ گئی۔۔ وہ ہمیشہ اپنے جذبات جان کر شرمندہ ہو جاتی تھی۔۔ وہ شفاء کے چاچو تھے۔۔ یہیں آکر اس کو خفت محسوس ہونے لگتی تھی۔۔ محبت تو کچھ نہیں دیکھتی یہ تو بس ہو جاتی ہے۔۔ وہ اگلے دن واقعی لاہور کے ایئرپورٹ پر موجود تھی جہاں فاتح دنیا جہاں کی بیزاریت چہرے پر

سمیٹے ہوئے کھڑا تھا۔۔ رومیسہ کی دل کی دھڑکن بے اختیار ہی بے قابو ہوئی تھی وہ اپنی تمام تر وجاہت لئے وہاں کھڑا ہوا رومیسہ کا ہی منتظر تھا۔۔

بھابھی کی کوئی بات جو نہیں ٹال سکتا تھا۔۔ رومیسہ جانتی تھی وہ صرف اور صرف تھوڑی بہت نرمی جو اس کے ساتھ برت لیتا تھا یہ سب اس رشتے داری کا لحاظ تھا جو اس کی بھابھی اور رومیسہ کے درمیان تھی ورنہ شفاء کے علاوہ کسی لڑکی کو دیکھ بھی لے فاتح کہاں ایسا تھا۔۔ بھابھی اور شفاء کے گرد اس نے اپنی زندگی کو باندھ لیا تھا۔۔

"السلامُ علیکم!!" وہ ایئرپورٹ سے ساتھ چلتے ہوئے اسے سلام کرنے لگی جس کا جواب اس نے محض سر ہلا کر دیا تھا۔۔ وہ اتنا تیار ہو کر صرف اس لئے آئی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا ہمیشہ کی طرح فاتح اسے پک کرے گا۔۔ لیکن اس نے ایک نظر دیکھ کر دوبارہ دیکھا تک نہیں تھا۔۔ باقی لاہوریوں نے اسے ضرور دیکھا ہو گا۔۔ وہ بل کھا کر رہ گئی تھی کوئی اتنا بھی بے مروت کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟

"کیسے ہیں آپ۔۔؟" وہ گاڑی میں جب بیٹھے رومیسہ نے نرمی سے پوچھا۔ اس میں اخلاقیات کی کمی تھی لیکن رومیسہ ہمیشہ سے پہل کرنے والی تھی۔۔ "ٹھیک .." یک لفظی جواب دیتے ہوئے وہ سامنے سڑک کو دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا خالا جان ٹھیک ہیں اور شفاء۔۔؟" وہ بات کرنے کی کوشش میں پوچھ رہی تھی۔۔

"میرے حساب سے دن میں آپ کی پانچ بار کال آتی ہے اور شفاء کی دس بار آپ کے پاس جاتی ہے، مجھے نہیں لگتا آپ ہمارے گھر کے کسی بھی معاملے سے انجان ہوتی ہوں گی۔۔" وہ سنجیدگی سے بولتے ہوئے اتنا بھی بے خبر نہیں تھا جتنا رومیسہ اسے سمجھتی تھی۔۔

وہ سٹپٹاتے ہوئے ونڈو سے باہر دیکھنے لگی۔۔ "مجھے معلوم ہے لڑکیاں عموماً سفر کے دوران خاموش نہیں بیٹھتی ہیں اور آپ بھی کچھ ایسا ہی کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن مجھے سفر بالکل خاموشی کے ساتھ پسند ہے۔۔" وہ انتہا کا سنجیدہ انسان معلوم ہوتا تھا شکر تھا رومیسہ کا باتیں کرنے کا بہانہ اسے باتونی قرار دے گیا ورنہ اصل وجہ جان کر وہ ضرور گاڑی سے باہر پھینکنے میں سیکنڈ بھی نہیں لگاتا۔۔

وہ لمبی سانس بھر کر مطمئن ہوگئی۔۔

"جی اب آپ کو مجھ سے شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔" وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ گئی۔۔ کیا معلوم پھر دوبارہ کچھ پوچھنے کی چاہ میں بنا گئیر ڈالے شروع ہو جاتی۔۔ باقی کا راستہ ان کا خاموشی سے کٹا تھا۔۔ وہ گھر پہنچے فاتح رومیسہ کا سامان رکھ کر کمرے میں غائب ہو گیا جبکہ رومیسہ شفاء اور خالا جان سے ملنے لگی۔۔

"رومیسہ تم بہت ہی کوئی بے وفا ہو۔۔" شفاء نے اسے آڑے ہاتھوں لیا۔۔

"کیا کرتی ماما بابا کے ساتھ بھی ٹائم اسپینڈ کرنا ہوتا ہے۔۔" وہ بات بنا گئی جس میں وہ ماہر تھی۔۔

"چلو اب پندرہ دن ہمارے ساتھ اسپینڈ کرو اور میں جانے کا نا سنوں اب۔۔"

خالا جان نے کچھ رعب ڈالتے ہوئے کہا جس پر رومیسہ کا سر زور و شور سے ہلا۔۔ پھر بہت ساری باتوں کے دوران شام سے رات ہو گئی تھی لیکن فاتح کا دوبارہ دیدار ممکن نہیں ہوا تھا۔۔ رات کھانے کی میز پر وہ کافی عجلت میں آیا تھا۔۔ "سب ٹھیک ہے فاتح۔۔؟" بھابھی کے پوچھنے پر وہ مسکرا دیا۔۔ رومیسہ نے اسے دیکھا وہ ظالم صرف دو لوگوں کے لئے ہی مسکراتا تھا ایک خالا جان اور دوسری شفاء۔۔

رومیسہ کو اپنے آپ سے زیادہ بے بس اس وقت کوئی دیکھائی نہیں دیا تھا۔۔

"رومیسہ کہاں کھوئی ہوئی ہو، کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔" میمونہ بیگم کی آواز پر وہ چونکی۔۔ پھر سر ہلاتی کھانا کھانے لگی۔۔ فاتح نے اسے ایک نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا اسے ہول اٹھنے لگے تھے۔۔ بے چینی بڑھ رہی تھی۔

"شفاء اپنے کمرے میں رومیسہ کا سامان رکھوا دیا تھا۔۔؟" وہ اپنی بیٹی سے پوچھنے لگیں۔۔

"جی ماما کب کا رکھوا دیا۔۔" شفاء نے رومیسہ کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔ وہ ان دونوں کی محبت کی بہت عادی تھی۔۔ اب تیسرے کی ہونا چاہتی تھی۔۔

"رومیسہ چلو سب کے لئے چائے بناؤں، ماما اب سے رومیسہ کی ڈیوٹی ہے رات کی چائے کی، یہ اس گھر کی مہمان تھوڑی ہے ہمارے گھر کا فرد ہے۔۔"

NOVEL IN URDU

شفاء کی بات سن کر اس کے آبرو اٹھے تھے۔۔

"بالکل ہر تین چار ماہ بعد یہاں ہوتی ہیں مہمان تو نا ہوئیں۔۔" فاتح کی نارمل سی یہ بات رومیسہ کو بہت چبھی تھی۔۔

"ہاں جی اس لئے چاچو اب سے یہ بھی کام کرے گی چلو شاباش رومیسہ کھڑی ہو جاؤ۔۔" شفاء نے اس کو کچن میں بھیج کر چائے بنوا کر ہی دم لیا۔۔ چائے بالکل اچھی نہیں بنی تھی فاتح نے دو گھونٹ بھر کر کپ وہیں چھوڑ دیا تھا جبکہ اس کا دل ہی فاتح کی بات سن کر ہر چیز سے اچاٹ ہو چکا تھا۔۔ وہ آنسو پیتی رہ گئی تھی۔۔

"شفاء کیا ہے کیوں تنگ کر رہی ہو جاؤ۔۔"

رومیسہ کے سامنے جب بھی فاتح کا نام لیا جاتا وہ شرم سے لال پیلی ہو جاتی تھی۔۔

جبکہ شفاء سے لاکھ نا کرنے کے باوجود بھی اس کی چوری پکڑی گئی تھی۔۔

"میں چاچو سے بات کروں گی ناں تو چاچو مان جائیں گے۔۔ ابھی ان کی عمر ہی کیا ہے محض تیس سال کے تو ہیں اور تم بھی انیس کی ہو تھوڑا لولی (lovely) اور ناول والا کپل بن جائے گا کیسا لگے گا ناں ہاؤ رومینٹک۔۔"

NOVEL IN URDU

شفاء کی چلتی زبان پر رومیسہ لب بھنچے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"ویسے کوئی چاچو کی شادی کے بارے میں سوچتا کیوں نہیں ہے۔۔؟ سوچنے والی بات ہے ناں میں کل ماما سے بات کروں گی آخر مجھے تمہاری صورت دوست، چاچی اور کزن مل جائے گی ایک رشتے میں اتنے چارم ہوں گے۔۔"

شفاء نے چہرہ اٹھا کر رومیسہ کو دیکھا جس کا چہرہ سرخی جھلکا رہا تھا۔۔

"یار بس کرو ایسی حرکتیں کر کے دل موہ لیتی ہو۔۔" شفاء نے ہنس کر اسے کہا تو رومیسہ نے تکیہ اٹھا کر اسے دے مارا۔۔ ساری رات شفاء کی شرارت بھری باتیں چلتی رہی تھیں اور رومیسہ کمبل میں منہ چھپائے سنتی رہی تھی۔۔

"ماما آپ سے اور چاچو سے ایک بات پوچھوں۔۔؟" شفاء کے سوال پر دونوں نے اس کی جانب دیکھ کر آنکھ کے اشارے سے سوال پوچھنے کی اجازت دی۔۔ جبکہ رومیسہ کی حالت ناشتہ کرتے ہوئے خراب ہونے لگی تھی۔۔

"ماما آپ نے ابھی تک چاچو کی شادی کیوں نہیں کی ہے۔۔؟"

شفاء کے سوال پر رومیسہ نے سکون کی سانس بھری اس کا نام شکر کہیں نہیں تھا۔۔

"اپنے چاچو سے ہی پوچھ لو بیٹا۔۔" بھابھی نے شفاء کے سوالوں کا رخ اس کی جانب ہی موڑ دیا۔۔

"ایک پاگل لڑکی سے محبت کرتا تھا معلوم ہوا وہ کسی اور کے پیار میں پڑی ہوئی ہے۔۔" فاتح نے سر جھٹک کر اسے جواب دیتے ناشتہ کرنے لگا۔۔

"کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں۔۔؟ آپ واقعی محبت کر چکے ہیں۔۔؟

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں چاچو۔۔؟" یہ بات سن کر جہاں رومیسہ کا چہرہ تاریک ہوا تھا وہیں شفاء کی حالت بھی حیران کن تھی۔۔

"کیوں کیا مجھ پر پابندی ہے۔۔؟ یا میں کسی کو دل نہیں دے سکتا۔۔؟" فاتح نے آبرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جبکہ رومیسہ اور شفاء نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو کچھ کہا تھا۔۔

شفاء ناشتے کے بعد فاتح کے ساتھ یونی کے لئے چلی گئی تھی جبکہ رومیسہ خالا جان کے ساتھ کچن میں کام کرواتی ہوئی باتیں کر رہی تھی۔۔

اسے اپنی خالا کے گھر آئے تیسرا دن تھا۔۔فاتح سے بات ہونا ناممکن سی بات تھی، وہ موڈ میں ہوتا تو پڑھائی کے متعلق پوچھ لیتا تھا ورنہ اسے اپنی مہمان سے کوئی سر کار ہی کب تھا۔۔

"رومیسہ بیٹی یہ ذرا فاتح کو دے آنا بچارہ بچہ چائے کا کہہ کر گیا تھا کمرے میں، شفاء برابر والوں کے گئی ہے تم ہی دے آؤ، میں سیڑھیاں چڑھ سکتی تو دے آتی۔۔"

میمونہ بیگم کی اتنی لمبی وضاحت پر وہ کچھ خفا ہوئی تھی۔۔

"خالا جان آپ مجھے کبھی بھی کچھ بھی کام کہہ سکتی ہیں، کیا میں آپ کی بیٹی نہیں ہوں۔۔؟" وہ نرمی سے انہیں اتنی لمبی چوڑی وضاحت پر سمجھا رہی تھی۔۔

"بہت پیاری سی بیٹی، اب جاؤ ورنہ غصہ ہو جائے گا۔۔" وہ رومیسہ کو باتوں میں لگا دیکھ کر دھیان چائے کی جانب کرنے لگیں۔۔وہ بھی فوراً سے کمرے میں پہنچی۔۔سیڑھیاں عبور کرتے ہی پہلا وسیع کمرہ اس نواب زادے کا تھا۔۔

NOVEL IN URDU

"وہ ہلکی سی دستک دے کر اندر داخل ہو گئی۔۔وہ نیم دراز بنا شرٹ پہنے کچھ اہم پیپرز دیکھ رہا تھا اس کے آجانے پر ماتھے پر بل ڈالے دیکھنے لگا۔۔اس کے سینے پر چوٹ لگی تھی جس کی وجہ سے وہ مرہم پٹی کئے ایسی ہی بیٹھ گیا تھا۔۔بھابھی اوپر آتی نہیں تھیں شفاء جب تک اس کی اجازت نہیں مل جاتی تھی کمرے میں داخل نہیں ہوتی تھی اور وہ دستک دیتے ہی منہ اٹھائے اندر چلی آئی تھی۔۔وہ بنا اس کی جانب دیکھے چلتی

ہوئی سائڈ ٹیبل پر کپ پرچ رکھ کر اس کی جانب دیکھنے لگی جب اسے دیکھا تو اس کا اوپر کا سانس اوپر سینے میں ہی اٹک گیا۔۔وہ ماتھے پر بل ڈالے شرٹ پہن رہا تھا۔۔

"کسی نے تمیز نہیں سکھائی تب تک کسی کے کمرے میں داخل نہیں ہوا جاتا جب تک کمرے کا مالک اجازت نہ دے دے۔۔" وہ کافی برہمی سے مینرز سیکھا رہا تھا۔۔ وہ اس کے سینے پر چوٹ کے نشان دیکھ چکی تھی۔۔

"آپ کو چوٹ لگی ہے۔؟" وہ فکر مندی سے اس کی بات کو اگنور کئے پوچھ رہی تھی۔۔

"تمہارا مسئلہ کیا ہے۔۔؟ ہر مرد سے ایسے ہی منہ اٹھا کر بات کر لیتی ہو۔۔؟ جاؤ اب۔۔" وہ درشتگی سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ بے اختیاری میں رومیسہ کا ہاتھ کپ سے ٹکرایا اور چائے کا کپ زمین بوس ہونے کے ساتھ فاتح کے پاؤں پر جا گرا۔۔ چائے گرم تھی جلنے کا احساس اسے محسوس ہوا لیکن کمال ضبط سے وہ رومیسہ کو گھورتا رہا۔۔

"کوئی کام ڈھنگ سے کر سکتی ہو۔؟" وہ پوچھ رہا تھا جبکہ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔

"بھابھی کو نیچے جا کر کچھ مت بتانا نا میرے زخم کا نا ہی چائے گرنے کا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔"

وہ ضبط کے مراحل سے گزرتے ہوئے صرف بھابھی کی بھانجی ہونے کا لحاظ کر رہا تھا ورنہ بس نہیں چل رہا تھا اٹھا کر کہیں پھینک آئے۔۔

NOVEL IN URDU

وہ آنسوؤں پر بند ھ باند ھتے ہوئے پلٹ گئی۔۔

وہ اب کارپیٹ صاف کر رہا تھا جہاں چائے کے دھبے پڑ چکے تھے۔۔ جلن دور کرنے کے لئے برنل لگالیا تھا ۔۔ وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے رات کے کھانے پر رومیسہ کو پوری طرح اگنور کر گیا۔۔ اتنی کئیر لیس لڑکی اس نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی تھی۔۔

وہ اس کے ذراسے غصے پر اندر سے کتنا ہرٹ ہو چکی تھی کیسے بتاتی۔۔

دوسرے روز جب وہ آفس سے واپس لوٹا تو استقبال رومیسہ نے کیا تھا۔۔

"آپ کا پاؤں کیسا ہے۔۔؟" وہ انگلی مروڑتے ہوئے پریشانی سے پوچھ رہی تھی۔۔ فاتح نے آبرو اچکاتے ہوئے اسے دیکھا۔۔

"آئندہ مجھ سے مخاطب ہونے کی کوشش مت کرنا۔۔" وہ ویسے ہی غصے میں تھا مزید اس کے سوال نے کر دیا تھا۔۔ اسے اپنے معاملات میں بے جا مداخلت نہیں پسند تھی۔۔

وہ ضبط کئے آنسو پی کر رہ گئی۔۔ وہ کڑی نظروں سے گھورنے کے بعد وہاں سے ہٹ گیا۔۔

دوسرا روز بھی کوئی رومیسہ کے لئے خوش آئند ثابت نہیں ہوا تھا۔۔ وہ ٹیرس پر کھڑی پودوں کو پانی دے رہی تھی بے دھیانی میں فاتح کو دیکھتی منتشر دھڑکنوں پر قابو پانے کے لئے ادھر ادھر دیکھتی پائپ کا رخ فاتح کی جانب بے دھیانی میں مڑ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ پورا بھیگ گیا۔۔ "رومیسہ۔۔۔" دانت کچکچاتے

ہوئے اس نے ضبط کے کڑے مراحل سے گزرتے ہوئے اسے نیچے سے دیکھتے ہوئے پکارا، وہ چونک کر منہ پر ہاتھ رکھے آنکھیں میچ گئی کہ یہ اس سے کیا ہو گیا تھا۔۔

وہ گھر کے اندر داخل ہوا تو شفاء منہ کھولے اپنے چاچو کے بھیگے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

"چاچو باہر بارش ہو رہی ہے۔؟" وہ پر جوش سی پوچھنے لگی۔۔

"ہاں ہماری ٹیرس سے رومیسہ بی بی بارش برسا رہی ہیں۔" وہ بول کر تن فن کرتا کمرے میں گم ہو گیا جب واپس لوٹا تو کپڑے تبدیل تھے لیکن چہرے پر غصیلے تاثرات ہنوز قائم تھے۔۔

رومیسہ ڈر کے مارے شفاء اور اپنے مشترکہ کمرے سے باہر ہی نہیں نکلی تھی۔۔ فاتح سے خالا اور شفاء کے سامنے عزت افزائی کا ڈر تھا۔۔ شفاء کو جب پوری بات بتائی وہ ہنسے گئی۔۔ اور اسے ساتھ ساتھ چھیڑتی بھی رہی۔۔

NOVEL IN URDU

"وہ مجھے گھور رہے تھے جیسے سالم نگل جائیں گے۔" رندھی ہوئی آواز میں اس نے بتایا۔۔

"کوئی بات نہیں وہ ایسے ہی ہیں ڈونٹ مائنڈ اٹ۔۔" وہ پچکارتے ہوئے اپنے چاچو کو جانتی تھی انہیں اس قسم کی حرکتیں نہیں پسند تھیں لیکن وہ سب بھی جانتے تھے رومیسہ سے بس الٹے کام ہو جاتے ہیں وہ جان بوجھ کر نہیں کرتی۔۔

وہ ڈر کر رات کا ڈنر بھی کمرے میں کر رہی تھی اور شفاء کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔

اس کے چاچو نے رات کھانے کی ٹیبل پر رومیسہ کو نہیں دیکھا تو تاثرات کچھ بہتر ہوئے۔۔

"شفاء یار میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔۔ تم یہاں ہوتی نہیں ہو۔۔ خالا جان سے میں کتنی باتیں کروں اور تمہارے چاچو انہیں دیکھ کر ہارٹ بیٹ اتنی تیز ہو جاتی ہیں کہ مجھ سے الٹی سیدھی حرکتیں ہو جاتی ہیں۔۔"

رومیسہ بیچارگی سے شام کی چائے ٹیرس پر پیتے ہوئے شفاء سے حالِ دل بیان کر رہی تھی۔۔

"میں تو کہتی ہوں چاچو کو پرپوز کر دو۔۔ زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا۔۔؟ وہ تمہیں ڈانٹ دیں گے۔۔ کم از کم معاملہ آر یا پار تو ہو گا۔۔" شفاء لمبی سانس بھر کر رہ گئی اسے سمجھ نہیں آتا تھا اپنے چاچو تک رومیسہ کا حالِ دل کس طرح سے پہنچائے۔۔

فاتح جو سیڑھیوں سے چڑھتا ٹیرس پر آ رہا تھا ان دونوں کی باتیں سن کر جم سا گیا۔۔

"واقعی محبت کہیں کا نہیں چھوڑتی شفاء! تم کبھی کسی سے محبت مت کرنا۔۔" وہ افسردگی سے بادلوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"رومی تمہیں چاچو سے محبت کیسے ہوئی تھی۔۔؟ اور کب ہوئی تھی۔۔؟ مجھے حیرت ہے تمہارا چہرہ اور آنکھیں میں نے پڑھ لیں تو چاچو کیوں نہیں پڑھ سکے۔۔؟"

شفاء سیدھی بیٹھ کر پوری طرح رومیسہ کا حالِ دل جاننا چاہتی تھی۔۔

"پتا نہیں کب ہوئی بس مجھے یہ معلوم ہے جب جب انہیں دیکھتی ہوں دل کی عجیب حالت ہو جاتی ہے۔۔ وہ جب سامنے ہوں تو کچھ بھی دیکھائی نہیں دیتا ہے، میں یہاں سے ٹائم اسپینڈ کر کے جاؤں تو مجھے صرف ان کا ہی خیال آتا ہے وہ کیا کر رہے ہوں گے۔۔ کیسے ہوں گے۔۔؟ مجھے سوچتے ہوں گے۔۔؟" وہ چپ ہوئی تو شفاء نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"تم کتنی گھنی ہو رومی اتنی محبت کرنے لگی ہو چاچو سے۔۔؟ فاتح چاچو کو اپنی قسمت پر رشک کرنا چاہئیے۔۔۔" شفاء کے کہنے پر رومی ہنس دی۔۔ "وہ مجھے زہر دے کر مار دیں گے مجھے دیکھتے ہی ماتھے پر چالیس بل پڑ جاتے ہیں۔۔" وہ سر جھٹک کر کپ رکھ کر پاؤں پھیلائے بیٹھ گئی۔۔

شفاء نے چاچو کا عکس دیکھ لیا تھا وہ مزید کریدنے کی خاطر اور چاچو کو ان ڈائرکٹ رومی کی فیلنگز پہنچانے کی خاطر اس سے مزید سوال کرنے لگی۔۔

"اگر خالا جان نے تمہاری شادی کہیں اور کر دی پھر رومی۔۔؟ چاچو کی محبت کا کیا ہو گا۔۔؟"

شفاء نے ڈر کر پوچھا۔۔

"کیا ہو گا میں کبھی شادی ہی نہیں کروں گی۔۔ یہ کیا بات ہوئی محبت کسی اور سے شادی کسی اور سے۔۔؟

NOVEL IN URDU

محبت کا تعلق روح سے ہے۔۔میری محبت تمہارے چاچو کے لئے اب تمہارے چاچو تمہارے لئے کوئی بھی چاچی بیاہ لائیں لیکن میرے دل سے ان کا خیال نہیں جائے گا۔۔"

رومیسہ نے پوری سچائی سے اپنے دل کی بات کو شفاء کے سامنے بیان کر دیا تھا اور چپکے سے یہ بات اس کی محبت کے کانوں میں بھی پہنچ چکی تھی۔۔وہ جیسے دبے قدموں آیا تھا واپس پلٹ گیا۔۔

شفاء نے کچھ اطمینان سے سائے کو گم ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

مزید سوال کرنے کا اب جواز نہیں تھا نماز کے لئے وہ رومی کو وہاں سے اٹھا لے گئی تھی۔۔

"شفاء۔۔۔!"کافی دیر سے فاتح شفاء کو آواز دیئے جا رہا تھا لیکن وہ گھر پر ہوتی تو کوئی جواب دیتی ناں،چارو ناچار رومیسہ کو ہی اٹھ کر جانا پڑا۔۔"جی کہیئے۔۔"وہ سر جھکائے ایسے کھڑی تھی جیسے اس کی غلام ہو۔۔

"شفاء کہاں ہے۔۔"سرد تاثرات سے فاتح نے چینل سرچنگ کرتے ہوئے پوچھا۔۔

"پڑوس میں گئی ہے،آپ مجھے بتا دیں کوئی کام ہے۔۔؟"وہ ہنوز سر جھکائے کھڑی تھی گزشتہ شام والی اپنی حرکت جو نہیں بھولی تھی۔۔

"چائے چاہیئے تھی برائے مہربانی آپ مت بنانے لگنا۔۔"

وہ پہلے والی چائے کا ذائقہ یاد کرتے ہوئے اسے روک گیا۔۔

"میں بنا دیتی ہوں اس دن میرا موڈ نہیں تھا اس لئے بس۔" وہ کہتے ساتھ فوراً ہی کچن میں گھس چکی تھی۔

فاتح لمبی سانس بھر کر رہ گیا۔۔

وہ پندرہ منٹ بعد چائے ہاتھ میں لئے اس کے سامنے میز پر رکھ کر سیدھی ہوگئی۔۔

"کچھ چاہئیے۔؟" وہ اسے اپنے سامنے یوں ہی جمے دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔

"نہیں۔۔ نہیں تو، آپ چائے ٹیسٹ کرکے بتائیں کیسی لگی آپ کو۔۔؟" وہ سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی کیونکہ آج اس نے چائے دل سے بنائی تھی۔۔ کریڈٹ تو بنتا تھا۔۔

"اچھی ہے۔۔" مختصر جواب دے کر فاتح نے رومیسہ کو ہٹانا چاہا۔۔

"آپ کا بزنس کیسا جارہا ہے۔۔؟" وہ مزید سوال کرتی اس کے پاس ہی ٹک کر بیٹھ گئی تھی وہ لمبی سانس بھر کر اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔

"بھابھی کہاں ہیں ان کے پاس جاؤ میرا دماغ مت کھاؤ۔۔" وہ ٹانگ پھیلائے اس سے اب بیزار آنے لگا تھا۔۔

"وہ نماز پڑھ رہی ہیں، شفاء گھر پر نہیں ہے میں بور ہورہی ہوں۔۔"

NOVEL IN URDU

وہ اسے وضاحت دیتی وہیں ٹکی رہی شاید تھوڑی بہت دوستی ہی ہو جائے۔۔

"آپ مسلمان نہیں ہیں۔۔؟ نماز آپ پر بھی فرض ہے.."اسے وہاں سے بھیجنے کی خاطر وہ فرائض یاد دلا رہا تھا۔۔

"ہاں لیکن میں نے پڑھ لی ہے۔۔"وہ حیران ہوتی ہوئی بولی تو فاتح نے نظریں گھمائیں۔۔

"اچھا پھر شفاء کے پاس پڑوس میں جاؤ۔۔"وہ اسے دور نہیں کر پا رہا تھا تو غصہ آنے لگا تھا۔۔

"اس نے کہا تھا اگر تم میرے پیچھے آئی تو سوچ لینا۔۔"وہ مزید ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔۔

"اچھا جا کر دیکھو کھانے میں کیا بنا ہے آج۔۔"وہ اس کے بولنے پر سر ہلاتی کچن میں آگئی۔۔ڈھکن ہٹا کر دیگچی میں جھانکا۔۔چکن قورمہ بنایا ہوا تھا۔۔خوشبو سونگھ کر باہر آگئی۔

وہ سمجھا تھا رومیسہ سمجھ گئی ہو گی کہ اسے اس سے بات نہیں کرنی لیکن رومیسہ کے دوبارہ آنے پر وہ لب بھنچ گیا۔۔

"چکن قورمہ بنایا ہے خالا جان نے۔۔"وہ مسکراتے ہوئے فاتح کے کسی کام آنے پر اندر ہی اندر خوش تھی۔۔

وہ اسے دیکھ کر ایل ای ڈی کی جانب توجہ مرکوز کیے اسے یہ اندیہ دینے لگا اب جاؤ بھی یہاں سے۔۔

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی ہوئی منہ پھلائے خالا کے کمرے میں چلی گئی۔۔

"خالا جان وہ کتنے کھڑوس ہیں۔۔" وہ منہ بنائے بیٹھی تھی۔۔

"کون کھڑوس ہے۔۔؟" وہ جائے نماز اٹھاتے ہوئے پوچھ رہی تھیں۔۔

"اچھا فاتح کی بات کر رہی ہو۔۔؟ وہ میرا پیارا بچہ ہے کھڑوس کہاں ہے۔۔" وہ مسکراتی ہوئی بولیں تو ان کی آنکھوں میں ماؤں جیسی شفقت فاتح کے لئے تھی، ایسی شفقت تو کبھی رومی نے شفاء کے لئے بھی نہیں دیکھی تھی۔۔

"خالا جان وہ اتنے پتھر کے کیوں ہیں۔۔؟ آپ سے اور شفاء سے سہی بات کرتے ہیں میں ذرا کچھ بول لوں گھورتے رہتے ہیں۔۔" وہ اب رونی صورت بنا چکی تھی۔۔

"رومیسہ بیٹی کیا بتاؤں، اپنے بھائی کے جانے کے بعد ذمہ داریوں نے اسے ایسا کر دیا ہے۔۔ چھوٹی عمر میں بھابھی اور بھتیجی کی ذمہ داری نے اسے بہت سنجیدہ کر دیا ہے، میں کہتی ہوں شادی کر لے تو زندگی سیٹ ہو جائے گی لیکن مجال ہے جو میری ایک بات سن لے، ماں بھی کہتا ہے پھر مانتا بھی نہیں ہے۔۔" وہ خفگی سے بول رہی تھیں پہلے جیسی شفقت آنکھوں میں اب بھی موجود تھی۔۔

"ان کو کیسی لڑکی پسند ہے۔۔؟" رومیسہ کا پورا دھیان فاتح کے رشتے کی طرف چلا گیا تھا۔۔

"یہ تو فاتح ہی بتا سکتا ہے اسے اپنا پارٹنر کیسا چاہئیے البتہ میں جتنا جانتی ہوں مچیور ہونا چاہئیے جیسے فاتح ہے۔۔"رومیسہ کو اپنا مچیور ہونا دور دور تک کہیں نہیں دیکھائی دیا۔اس کے ماں باپ نے اتنے لاڈ پیار سے پالا تھا کہ وہ چھوٹی چھوٹی بات پر روتی تھی ضد کرتی تھی اور یہ سب فاتح کو پسند نہیں ہو گا۔۔

وہ اپنی ہی حرکتوں پر کڑھ کر رہ گئی۔۔

"خالا جان وہ شادی کب کریں گے۔۔"یہ پوچھتے ہوئے اس کی زبان ضرور لڑکھڑائی تھی۔۔

"اللہ ہی جانتا ہے، میں نے بہت رشتے دیکھائے ہیں، ایک سے ایک لڑکی بھی دیکھائی ہیں مجال ہے جو اس نے کسی کو دیکھ لیا ہو یا یہ ہی کہہ دیا ہو بھابھی آپ اپنی پسند کی لڑکی لے آئیں۔۔"

خالا جان کو فاتح کی شادی نہ ہونے کا صدمہ ہی لگ چکا تھا۔۔

"بھابھی۔۔"دروازہ نوک ہوا اور فاتح کی آواز آئی۔۔

"آجاؤ فاتح۔۔" وہ ان کی اجازت ملنے پر اندر داخل ہوا۔۔ "بھابھی کچھ گیسٹس آئے ہیں، آپ مل لیں۔۔اور ان کو باہر مت لائیے گا۔۔"وہ کچھ برہم سی نگاہ رومیسہ پر ڈال کر بولا۔۔

"ہیں کیوں بھئی۔۔"رومی صدمے سے چیخ پڑی۔۔

"رومی یہیں بیٹھو بھائی نے منع کیا ہے نہ باہر نہیں آؤ گی۔۔" اسے اب دوسرا صدمہ لگ چکا تھا۔۔ جسے وہ سیا بنانے کی کوشش کر رہی تھی خالا نے اسے بھائی کا درجہ دے دیا تھا۔۔

فاتح نے مسکرا کر اسے دیکھا جو صدمے سے گونگ تھی۔۔

"میں آپ کو کبھی بھائی نہ بناؤں۔۔" خالا سمجھیں کہ وہ اس کے روڈ اور ڈانٹنے پر کہہ رہی ہے۔۔

"میں کون سا بہن بنانے میں دلچسپی رکھتا ہوں۔۔" وہ سینے پر بازو لپیٹ کر مسکراہٹ روکے دیکھتے ہوئے بولا۔۔ لیکن جلد ہی اپنے خول میں سمٹ گیا۔۔

"میں نے کہہ دیا باہر نہیں آؤ گی۔۔ شفاء آئے تو اسے بھی روم میں ہی رکھنا۔۔" وہ وارن کرتے ہوئے چلا گیا۔۔

وہ آدھے گھنٹے بعد وارننگ کے باوجود باہر آ گئی تھی۔۔ ایک لڑکا اور دو عورتیں لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھیں۔۔ وہ سلام کر کے خالا کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔ جبکہ فاتح نے اسے دیکھ کر مٹھی بھینچ لی۔۔

"کافی پیاری بچی ہے۔۔" آنٹی نے رومیسہ کو دیکھتے ہوئے تعریف کی۔۔

"جی۔۔" خالا نے فاتح کو دیکھا وہ اس کے باہر آ جانے پر کافی غصے میں بیٹھا تھا۔۔ یہ ان کے دور پرے کے رشتے دار تھے اور ان کے گھر شراب پینا عام تھا۔۔ ان کا بیٹا بھی شرابی تھا جو اپنی عقابی نظروں سے رومیسہ کو

NOVEL IN URDU

سر سے پاؤں تک دیکھ رہا تھا۔۔ شفاء نے آتے ہوئے سلام کیا اور کمرے میں جانے لگی اسے معلوم تھا چاچو کو ان مہمان کے سامنے اس کا بیٹھنا پسند نہیں تھا لیکن رومیسہ کو وہاں بیٹھے دیکھ کر ضرور ٹھٹکی تھی۔۔

فاتح نے اشارے سے شفاء کو رومی کو وہاں سے ہٹانے کا کہا تو وہ بہانے سے اسے بھی اپنے ساتھ لے گئی۔۔

اور اس نوجوان کا پسندیدہ نظارہ اپنے اختتام کو پہنچا۔۔

"کیا یہ کہیں انگیجڈ ہیں۔۔؟" اس نوجوان نے براہ راست میمونہ بیگم سے پوچھ لیا۔۔ فاتح نے سرد تاثرات چہرے پر لئے اس نوجوان کو گھورا۔۔

"نہیں ابھی تو نہیں ہے۔۔" میمونہ بیگم نے پریشانی سے جواب دیا۔۔

"اچھا پھر میں چاہتا ہوں آپ ان کے گھر والوں سے میرے لئے بات کریں۔۔" وہ اپنی ماں کے ہوتے ہوئے خود بات کر رہا تھا اپنے رشتے کی فاتح کی آنکھیں سرخی جھلکانے لگی تھیں۔

"لیکن وہ کسی کو پسند کرتی ہے اس کے گھر والے جلد ہی اس کی پسند پر تیار ہو جائیں گے۔" فاتح نے مٹھی بھینچے ہوئے جواب دیا۔۔

"لیکن میں چاہتا ہوں۔۔" وہ ابھی بول رہا تھا فاتح نے ٹوک دیا۔۔

"تم کیا چاہتے ہو اس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے لیکن ہم اپنے گھر کی عزت تمہارے گھر میں دینا افورڈ نہیں کر سکتے۔۔"

وہ کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا اسے رومی سے بھی نمٹنا تھا اس کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ باہر آئی تھی۔۔

"شفاء ذرا روم سے باہر جانا۔۔" وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے ہنس رہی تھیں جب فاتح بنا دستک کے کمرے میں چلا آیا۔۔

"چاچو سب ٹھیک ہے ناں۔۔؟" شفاء نے پریشانی سے پوچھا جبکہ رومی کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔

"سب ٹھیک ہے بس آپ ابھی جائیں کمرے سے مجھے رومیسہ سے کچھ بات کرنی ہے۔" وہ سر ہلاتی ہوئی رومی کو دیکھنے لگی جو آنکھوں میں خوف لئے اسے کہہ رہی تھی مت جانا تمہارے چاچو مجھے قتل کر دیں گے۔۔

شفاء چلی گئی تو وہ اس کی جانب بڑھا۔ رومی نفی میں سر ہلاتی ہوئی سانس روکے ہوئی تھی۔۔

"کیوں آئی تھی باہر میرے منع کرنے کے باوجود۔۔؟" وہ زور سے دیوار پر ہاتھ مارنے کے بعد دھاڑا۔۔ وہ لرز کر رہ گئی۔۔

"سو۔۔۔سوری۔۔" وہ آنکھیں میچیں ہوئے کانپ رہی تھی۔۔

NOVEL IN URDU

"تمہیں آئڈیا ہے وہ لڑکا جس کے سامنے تم بیٹھی ہوئی تھی کیسے دیکھ رہا تھا۔۔؟" وہ دوبارہ پوچھ کر دھاڑا۔۔ اس کی رگیں پھولی ہوئی تھیں۔۔

"آئی ایم سوری، لیکن۔۔۔ میں نے نہیں دیکھا۔۔" وہ لرزتے ہوئے لبوں پر زبان پھیرتی ہوئی وضاحت دینے لگی۔۔

"اگر اب کبھی میرے منع کرنے کے باوجود تم نے میری بات نہیں مانی اس کی ذمہ دار تم خود ہو گی سمجھی۔۔؟" وہ کلائی مضبوطی سے تھام کر جھٹک گیا۔۔

وہ خوف سے کانپتے ہوئے رونے لگی۔۔

"بند کرو رونا دھونا۔۔ اگر کسی کو میری ڈانٹ کا بتایا اچھا نہیں ہو گا، اگر تم غلطی نہیں کرتی تو میں اس طرح ری ایکٹ بھی نہیں کرتا۔۔" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے غصہ کنٹرول کر رہا تھا۔۔

"آئی ایم سوری۔" وہ دوبارہ بول رہی تھی۔۔

"شٹ اپ۔۔ اب میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھوں گا۔۔" وہ اس کے پاس آنے پر دوبارہ ہاتھ اٹھائے روکتے ہوئے بولا۔۔

وہ شرمندہ سی سر جھکائے کھڑی رہ گئی وہ اس کے سر کو گھورتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔

NOVEL IN URDU

"چاچو آپ نے رومی کو اتنا کیوں ڈانٹا۔۔؟" شفاء روہانسی ہوئی پوچھ رہی تھی وہ سن چکی تھی دروازے کے باہر ہی تھی۔۔۔

"میری بات نہیں سنتی ہے اس لئے وہ میری ڈانٹ ڈیزرو کرتی ہے۔۔" وہ سینے پر بازو باندھ کر بولا۔۔

"چاچو وہ بہت حساس ہے کل ہی ارادہ کرلے گی کہ اسے گھر جانا ہے۔۔" وہ فاتح کی جانب دیکھتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔

"وہ نہیں جائے گی شفاء جب تک مجھ سے اس وقت تک معافی نہیں مانگ لیتی جب تک میں اس سے یہ نا کہہ دوں کہ ٹھیک ہے آئندہ خیال رکھنا۔۔" وہ سنجیدگی سے رومیسہ کو اتنا جانتا تھا خود بھی اندازہ نہیں کر سکا۔۔۔

"آپ نہیں جانتے چاچو وہ اپنی ماما کی ڈانٹ پر ہمیں روتے ہوئے کہتی ہے اس گھر میں اس سے کوئی پیار نہیں کرتا اسے وہاں سے لے جائیں۔۔" وہ ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھی۔۔

"اچھا اگر جانے کا ارادہ کرے تو بتانا میں روک لوں گا۔۔" وہ شفاء کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے رومی کو روکنے کے لئے آمادہ ہوگیا۔۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی میمونہ بیگم کی آواز پر چلی گئی جبکہ اسے رومی کو حوصلہ دینا تھا اپنے چاچو کے لئے رومی کے منہ سے بہت سی برائی سنی تھی۔۔

فاتح نے ایک نظر کمرے کو دیکھتے ہوئے اپنے اشتعال کو کنٹرول کرتے وہاں سے ہٹ جانا ہی بہتر سمجھا۔۔

رومیسہ کی اس حرکت نے اسے کافی غصہ دلایا تھا۔۔

وہ غصہ کرنے اور اس کے رونے کو اب سوچتے ہوئے پریشان ہو رہا تھا۔۔

وہ ڈنر ٹیبل پر خاموش تھی جبکہ آنکھیں سوجی ہوئی یہ بتانے کے لئے کافی تھیں کہ وہ کتنی دیر تک روتی رہی ہے، خالا کے پوچھنے پر آنکھ پر کیڑے نے کاٹ لیا کہہ کر بات ختم کر دی۔۔ لیکن فاتح کو اب اپنا رویہ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

وہ جانتا تھا وہ اس کے لئے کیسے احساسات رکھتی ہے اس لئے وہ کس حد تک ہرٹ ہوئی ہو گی۔۔ اسے اس معاملے میں اب سنجیدہ ہو کر سوچنا تھا۔۔

NOVEL IN URDU

فاتح، میمونہ بیگم اور شفاء صبح ناشتہ کر رہے تھے جب اس نے رومی کی کمی محسوس کرتے ہوئے ادھر ادھر نگاہ گھمائی۔۔ وہ رات ڈنر کے بعد سے کمرے سے نہیں نکلی تھی۔۔

"آپ کی دوست دیکھائی نہیں دے رہی۔۔؟" اس نے سرسری انداز سے رومیسہ کے بارے میں شفاء سے پوچھا۔۔ انداز ایسا تھا بہت ہی کوئی عام سی بات ہو۔۔

"بخار ہو رہا ہے، ساری رات جاگتی رہی ہے ابھی سوئی ہے۔۔"وہ ناشتہ کرتے ہوئے بتانے لگی جبکہ فاتح نے بے چینی سے پہلو بدلا وہ کل تک ٹھیک تھی۔۔

"چاچو مجھے یونی چھوڑ دیں اور ماما آپ اس کے اٹھ جانے پر میڈیسن دے دیئے گا۔۔"شفاء بولتے ہوئے اپنے کمرے میں بیگ لینے چلی گئ۔۔

میمونہ بیگم نے پریشانی سے اوپر کی جانب نگاہ اٹھائی۔۔

"ماما پریشان نہ ہوں ٹھیک ہو جائے گی۔۔"شفاء نے ان کی پریشان صورت دیکھ کر اطمینان دلایا۔۔وہ سر ہلاتی ڈائننگ ٹیبل سمیٹنے لگیں۔۔

فاتح لمبی سانس بھر کر رہ گیا اس کی ڈانٹ کا اس قدر اثر لے لیا تھا اس نے۔۔وہ اب سہی معنوں میں پچھتا رہا تھا۔۔

NOVEL IN URDU

"کیا زیادہ طبیعت خراب ہے رومی کی۔۔؟"اس سے رہا نہیں گیا تو پوچھ لیا۔۔

"پہلے رات میں روتی رہی پھر اچانک سردی سے کانپنے لگی میں ڈر گئ تھی کہا بھی تھا ہاسپٹل چلتے ہیں چاچو کے ساتھ لیکن کہتی ان کھڑوس کے ساتھ ہرگز بھی ہاسپٹل نہیں جاؤں گی۔۔اتنا ڈانٹا ہے مجھے دیکھو بخار چڑھ گیا۔۔"شفاء اسی کی طرح نقل اتارتے ہوئے بولی تو فاتح ہنسنے لگا۔۔

"کہاں ہوں میں کھڑوس اتنا اچھا تو ہوں تمہاری کزن بلاوجہ میری پرسنلٹی سے جلتی ہیں۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے ٹرن لیتے بولا تو وہ بھی ہنسنے لگی۔۔

"آپ نے اچھا نہیں کیا چاچو میری اتنی معصوم سی کزن ہے۔۔ آپ نہیں جانتے وہ کیسا فیل کرتی ہے جب آپ اسے ایسے ڈانٹ دیتے ہیں۔۔" وہ چھپے لفظوں میں کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"حرکت بھی تو اچھی نہیں ہیں ناں رومی میڈم کی کہ بندہ ڈانٹے بنا رہ ہی نہیں سکتا۔ کل بھی ریڈ لپ اسٹک لگا کر بیٹھی تھی۔۔" فاتح کی بات سن کر شفاء نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"آپ نے اس کی لپ اسٹک دیکھی تھی۔۔؟" وہ پوری طرح اس کی جانب مڑ کر پوچھ رہی تھی جب کہ فاتح نے بنا شرمندہ ہوئے کندھے اچکا دیئے۔۔

"مجھے لگتا ہے مجھے اب شادی کر لینی چاہیئے۔۔" وہ مسکرا کر بولتا شفاء کو حیران کر رہا تھا۔۔

"مطلب سچی آپ۔۔؟ آپ رومی سے شادی کریں گے۔۔؟" وہ جوش میں ہوش کھوتے ہوئے فاتح کے سامنے رومیسہ کا نام لے گئی۔۔

"میں نے رومی کا کب کہا ہے شفاء۔۔؟ میں نے شادی کا کہا ہے۔۔ وہ بہت چھوٹی ہے مجھ سے" وہ اسے دیکھ کر کچھ جتانے لگا۔۔

"آپ دونوں ساتھ کھڑے ہوں گے نا کوئی چھوٹا لگے گا نا بڑا آپ دونوں ایک پرفیکٹ کپل لگیں گے آپ کسی کی فیلنگ کے ساتھ کھیل رہے ہیں چاچو۔۔" اس نے فاتح کی ڈانٹ کے بعد رومیسہ کو تڑپتے ہوئے

دیکھا تھا وہ سب کچھ اب منوانے کی سوچ چکی تھی۔۔

"کیا اب تم مجھے فورس کرو گی شفاء۔۔؟" وہ پوچھ رہا تھا چہرے پر کوئی تاثر ہی نہیں تھا جس سے اسے اندازہ ہو پاتا۔۔

"مجھے رومی کے لئے جو کرنا پڑا کروں گی چاچو۔۔"

وہ بھی بازو لپیٹ کر روٹھ گئی۔۔

"پھر میرا پلان سنو بھتیجی۔۔" وہ رازداری سے اب شفاء کو کچھ بتا رہا تھا۔۔

"اٹھ گئی میری بیٹی۔۔؟" وہ جب سیڑھیوں سے اتر رہی تھی میمونہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔ اسے لگا تھا اس وقت صرف میمونہ بیگم گھر میں موجود ہوں گی شفاء یونی اور فاتح جاب پر جا چکے ہوں گے۔۔ میمونہ بیگم کی آواز سن کر فاتح نے ایل ای ڈی سے نظریں ہٹاتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔ ستا ہوا چہرہ رات بھر رونے کی چغلی کھا رہا تھا ابھی تک رومی کی اس پر نظر نہیں پڑی تھی۔۔

"جی خالا جان، رات بھر سوئی نہیں تھی سر میں درد ہو رہا ہے۔۔" وہ ڈائننگ ٹیبل پر آ کر بیٹھنے کے بعد سر ٹیبل پر ٹکا گئی تھی اور آنکھیں موند لی تھیں۔۔

"ابھی بھی تمہیں بخار ہے۔۔" وہ پریشانی سے ماتھے پر ہاتھ رکھے بتا رہی تھیں۔۔

"کوئی بات نہیں خالا جان ابھی ٹھیک ہو جائے گا۔۔ مجھ سے بیٹھا نہیں جا رہا چکر آ رہے ہیں کیا میں اپنے کمرے میں جاؤ۔۔؟" وہ زبردستی آنکھیں کھولتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

"ہاں میری بچی چلی جاؤ، میں ناشتہ بھیجتی ہوں۔۔" وہ بنا یہ جانے کس سے ناشتہ بجھواتی ہیں سر ہلاتی ہوئی اٹھ گئی۔۔

وہ مردہ قدموں سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپنے اور شفاء کے مشترکہ کمرے میں آ کر لیٹ گئی۔۔ کمرے میں بالکل اندھیرا تھا۔۔ اس کی سانس لینے کی آواز بھی ماحول میں شور کر رہی تھی۔۔

فاتح نے دروازے پر دستک دی لیکن اندر سے کوئی رسپانس سنائی نہیں دیا، وہ پریشانی سے دروازہ دھکیل کر ہاتھوں میں ٹرے لئے کمرے میں چلا آیا۔۔

رومی کی آنکھیں بند اور ذہن بالکل کام نہیں کر رہا تھا۔۔

"رومیسہ۔۔" آہستہ سے پکار کر وہ گھٹنے کے بل اس کے سامنے دراز ہو گیا۔۔ لیمپ آن کر کے اس کا حال جاننا چاہا۔۔

"بابا میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے.." وہ بخار سے تپتی ہوئی خود کو اپنے گھر میں محسوس کر رہی تھی ساتھ فاتح کو اپنے بابا سمجھ رہی تھی۔۔

"رومی ناشتہ کرلو.. "وہ پریشانی سے رومی کو ہوش میں لانے کے لئے اٹھانے لگا۔۔

"بابا یہاں کوئی اچھا نہیں ہے سب ڈانٹتے ہیں۔۔ آپ آ گئے بابا۔۔" وہ اس کی شکایت بابا سمجھ کر اسی سے کر رہی تھی۔۔فاتح نے لمبی سانس بھر کر اپنے کندھے پر رومی کا سر دیکھا۔۔وہ اسے ناشتے کے لئے اٹھا کر بیٹھا رہا تھا لیکن وہ اس کے کندھے سے آ لگی تھی۔۔وہ فوراً جھٹک دیتا لیکن ابھی اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ اپنے حواس میں بھی نہیں تھی۔۔

"رومی ناشتہ کرلو۔۔" وہ دوبارہ اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا لیکن وہ سن ہی کب رہی تھی۔۔

"بابا سر دبا دیں بہت درد ہو رہا ہے پلیز بابا۔۔" وہ فاتح کا ہاتھ تھامے اب منت کر رہی تھی۔۔

فاتح نے لمبی سانس لے کر کمفرٹر اس پر ٹھیک سے ڈالا۔۔جو کہ اس کے اٹھانے پر رومی کے اوپر سے ہٹ چکا تھا۔۔پھر نرمی سے اس کا سر دبانے لگا۔۔وہ نیند میں بڑبڑاتے ہوئے فاتح کو برا بھلا کہہ رہی تھی وہ لب بھنچ کر سنتا رہا وہ اس کی ذرا سی ڈانٹ پر اتناری ایکٹ کر رہی تھی۔۔ساتھ ذہن میں بھی اس کو بسار کھا تھا وہ بنا ناشتہ کئے دوبارہ سو چکی تھی۔۔بخار میں تپتی ہوئی وہ اسی کو پریشان کر رہی تھی۔۔

وہ ناشتے کی ٹرے اٹھائے دروازہ بند کرتے ہوئے باہر آ گیا۔۔

"ناشتہ نہیں کیا رومی نے۔۔؟" میمونہ بیگم حیرت سے پوچھ رہی تھیں۔۔

"نہیں بھابھی مجھے لگتا ہے ڈاکٹر کو کال کر دینی چاہئیے بخار بھی تیز ہے اور ذہنی طور پر بھی ڈسٹرب ہے۔۔"

وہ پیشانی مسلتے ہوئے بولا۔۔

"ہاں پھر جلدی کال کر کے بلاؤ میں دیکھتی ہوں۔۔" وہ پریشانی سے آگے بڑھنے لگیں جب فاتح کی بات پر رک گئیں۔۔

"بھابھی ابھی سو رہی ہے وہ، ڈاکٹر آجائے تو ساتھ چلتے ہیں۔۔" میمونہ بیگم سے سیڑھیاں نہیں چڑھی جاتی تھیں جس کی وجہ سے فاتح انہیں روک گیا۔۔

پندرہ منٹ کے بعد ڈاکٹر کے ساتھ وہ دونوں اس کے کمرے میں موجود تھے۔۔

"سٹریس لے لیا ہے بس۔۔ اس لئے بخار ہو گیا۔۔ میں میڈیسن دے رہا ہوں کچھ وقت میں ہی آرام آجائے گا۔۔" وہ پیشہ ورانہ انداز سے ہدایت دینے کے بعد چلے گئے۔۔ فاتح کو اپنا آپ مجرم لگ رہا تھا۔۔

اس نے تقریباً دو دن سوتی جاگتی کیفیت میں گزاری تھی لیکن اتنا معلوم تھا دشمنِ جاں حال احوال پوچھنے کمرے میں آتا تھا اور شفاء سے بات چیت کرنے کے بعد چلا جاتا تھا۔۔

تیسرے دن طبیعت کچھ بہتر ہوئی تو سب کے ساتھ باہر آکر بیٹھی بھی لنچ ڈنر بھی کیا۔۔

رات کا وقت تھا شفاء اپنی دوست کے گھر کمبائنڈ اسٹڈی کے لئے گئی ہوئی تھی اس کے امتحانات قریب تھے۔۔ رومی کوئی ناول کی کتاب ہاتھ میں لئے مزے سے پڑھنے میں مصروف تھی۔۔

NOVEL IN URDU

جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔

"آجائیں۔۔" ناول پر دھیان رکھے ہوئے اجازت دی گئی۔۔ فاتح دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا۔۔

"کیسی ہو۔۔؟" وہ پوچھ کر شفاء کے بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

"ہمم ٹھیک ہوں۔۔" ہنوز کتاب کو دیکھتے ہوئے اسے جواب دیا۔۔

وہ آفس سے ابھی لوٹا تھا اس کے داخلے کے ساتھ ہی کمرہ خوشبو سے مہک اٹھا تھا۔۔ رومی نے لمبی سانس بھری۔۔

"آئی ایم سوری میری وجہ سے تم اتنے دن بخار میں رہی۔۔" وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔ وہ کمفرٹر میں چھپی ہوئی تھی بس سر اور ہاتھ ہی باہر تھے۔۔

"اٹس اوکے۔۔" وہ بس اتنا ہی کہہ سکی ورنہ اس کے اس طرح پوچھنے پر دل کس طرح دھڑک رہا تھا وہ بتا بھی نہیں سکتی تھی۔۔

"کافی پیو گی۔۔؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔؟ رومیسہ کہیں خوشی سے ہی بے ہوش نا ہو جاتی۔۔

"جی بنالیں سونے کا ویسے بھی موڈ نہیں ہے۔۔" وہ اسے حکم دیتی ہوئی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔

"اوکے باہر گارڈن میں چلنا پڑے گا۔۔ کافی کا صحیح مزہ وہاں بیٹھ کر پینے میں آتا ہے۔۔"

فاتح نے اس سے بات کرنے کے لئے مزید آفر کی۔۔

"اوکے میرا ناول بھی ختم ہی ہو گیا۔۔"

وہ اٹھتے ہوئے فاتح کے ساتھ ہی کمرے سے نکل کر چلی آئی۔۔وہ گارڈن میں پہلے ہی جا چکی تھی وہیں بیٹھے آسمان کی جانب دیکھ رہی تھی جب فاتح نے اس کے سامنے کافی کا کپ رکھ دیا۔۔

"تمہیں معلوم ہے بھابھی نے آج تمہاری ماما سے بات کی تھی وہ بتا رہی تھیں تمہارے لئے بہت اچھا رشتہ آیا ہے۔۔ تم یہاں سے جاؤ گی تو تیاری اسٹارٹ کریں گے۔۔" وہ مسکراہٹ روکے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔۔

"وہ مجھ سے پوچھے بنا ایسے کسی سے کیسے شادی کروا سکتے ہیں۔۔؟ مجھ سے ایک بار بھی نہیں پوچھا اور شادی کی ڈیٹ تک فائنل کرلی ہیں۔۔؟" وہ تڑپ ہی تو گئی تھی فاتح کو غصے سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

"شادی تو کرنی ہے آج نہیں تو کل پھر کیسا مسئلہ......؟" وہ جتنے اطمینان سے بات کر رہا تھا اتنا ہی رومی کا اطمینان غارت ہوا پڑا تھا۔۔

"شادی شادی مائی فٹ شادی نہیں کرنی مجھے شادی۔۔" وہ غصے سے سرخ پڑتے ہوئے چیخ ہی پڑی تھی۔۔

وہ اٹھا اور رومی کو اپنے مقابل کھڑا کیا۔۔

"مجھ سے ہوگی تمہاری شادی۔۔ کیا اب بھی کوئی مسئلہ ہے تمہیں۔۔؟" وہ جس قدر تڑپ رہی تھی فاتح کو ناچاہتے ہوئے بھی یہ بات بتانا ہی پڑی۔۔

"آپ۔۔؟" وہ گونگ ہوتی ہوئی محض اسے اتنے پاس سے دیکھ رہی تھی۔۔

"ہاں میں۔۔ تمہاری محبت کو قبول کرلیا ہے بس تمہیں قبول کرنا باقی ہے پھر مجھ سے بچ کر دیکھانا تم رومی۔۔"

وہ اس کا چہرہ قریب کیئے پراسرار لہجے میں بول کر دور ہوا جبکہ رومیسہ سٹیچو بنی وہی کھڑی رہ گئی۔۔

"اگر یہ مذاق ہے تو بھی میں اس مذاق سے باہر نہیں نکلنا چاہتی اللہ۔۔" وہ زیرِلب بڑبڑائی تھی۔۔

اگلے روز صبح شفاء آتے ساتھ ہی سوگئی تھی جبکہ رومی کو شفاء کو کل رات ہوا واقعہ سنانا تھا۔۔ وہ منہ بنائے اس کے اٹھنے کا ویٹ کرنے لگی۔۔

خالا جان کسی کے گھر عیادت کرنے گئی ہوئی تھیں، فاتح آفس تھا جبکہ شفاء سو رہی تھی ایک وہی تھی جو پورے گھر کو ناپنے میں مصروف تھی۔۔

اچانک اس کے موبائل پر نیو نمبر سے کال آنے لگی جسے پہلے رومی نے اگنور کیا لیکن مسلسل کالز پر اس نے اٹھا ہی لیا۔۔

"کیا کر رہی ہو اکیلے۔۔؟" فاتح کی آواز سن کر دل کی دھڑکنیں بکھر سی گئی تھیں۔۔

"وہ۔۔میں کچھ نہیں۔۔" وہ بوکھلا کر جواب دیتی فاتح کو بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔

"ریلیکس لڑکی ابھی تو شوہر بھی نہیں بنا ابھی سے اتنی بوکھلاہٹ۔۔؟" وہ ہنس کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

"آپ سچ میں میرے ہونے والے شوہر ہیں۔۔؟" اس کے سوال پر فاتح کا جاندار قہقہہ گونجا تھا۔۔

"تم نے کبھی یہ نہیں پوچھا میں جس کو پسند کرتا تھا وہ کون تھی۔۔؟" فاتح نے کچھ محظوظ ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

"چھوڑیں اس چڑیل کو اس کے بارے میں جان کر مجھے کیا کرنا ہے ہوگی کوئی۔۔" وہ اسے کوستی ہوئی بولے گئی۔۔ "سہی ہے پھر چھوڑ دیتے ہیں اس چوڑیل کو۔۔" فاتح نے مسکراہٹ کچل کر جواب دیا۔۔۔

"رومی یار کہاں ہو۔۔؟" ابھی وہ مزید کچھ کہتا پیچھے سے شفاء کی آواز آ گئی۔۔

"شفاء اٹھ گئی ہے پہلے اسے دیکھ لو شام میں ملتے ہیں۔۔"

وہ مسکرا کر کال بند کر گیا جبکہ شفاء کے غلط ٹائم پر اٹھنے والی حرکت پر رومی کھول کر رہ گئی تھی۔۔

"کیا مصیبت ہے۔؟ اتنی دیر سے انتظار کر رہی تھی تو اٹھی نہیں تھی اب اٹھ گئی ہو جب میں تمہارے چاچو سے بات کر رہی تھی۔۔" رومی نے اسے کھری کھری سناتے ہوئے بولا۔۔

"چاچو سے تم بات کر رہی تھی سیریس۔۔؟" وہ ابھی منہ دھو کر آئی تھی اس لئے منہ صاف کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

"ہاں جی سیریس انہوں نے کل مجھے شادی کے لئے پرپوز کیا تھا۔۔ تمہیں کب سے بتانا چاہ رہی ہوں لیکن تم تو سوئی پڑی تھی۔۔" وہ منہ پھلا کر بیٹھ چکی تھی۔۔

"چاچو نے میرے ساتھ گیم کھیلا ہے۔۔ مجھے کہا تھا رومی کے واپس لوٹنے تک مت بتانا اسے۔۔" شفاء تو چاچو سے لڑنے کا سوچ چکی تھی۔۔

"کیا مطلب تمہیں پتا تھا۔۔؟" رومی نے حیرت سے پوچھا۔۔

"ہاں میں نے ہی تمہاری فیلنگز بتائی تھیں چاچو نے ماما کے ذریعے رشتہ بھی بھیجا تھا جو کے تمہارے ہاں کہنے پر اوکے ہو گا اور ہمیں معلوم ہے وہ اوکے ہی ہے۔۔" وہ بڑے مزے سے بتا کر اس پر حیرت کے پہاڑ توڑ رہی تھی۔۔

"مطلب تمہیں پتا تھا تم نے مجھے نہیں بتایا۔۔؟" وہ اب غصے میں آ چکی تھی۔۔

"ہاں کل تم یہاں سے جا رہی ہو بقول خالا جان کے تمہیں اگر اس گھر کو سسرال بنانا ہے تو یہاں سے جانا چاہئیے۔۔ بتاؤ ہمارا لڑکا پسند ہے تمہیں۔۔۔؟" شفاء اسے چھیڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

وہ شرما کر چہرہ جھکا گئی جس پر شفاء نے اسے مزید تنگ کرنا شروع کر دیا۔۔

شام میں میمونہ بیگم کو لئے فاتح بھی آ چکا تھا۔۔ شفاء کمرے میں بند پڑھنے میں مگن تھی جبکہ خالا جان تو ڈنر کا منع کر کے سونے چلی گئی تھیں۔۔ انہیں لمبے سفر سے کافی تھکن ہو چکی تھی۔۔

"کھانے کھائیں گے۔۔؟" رومی نے سادگی سے فاتح سے سوال پوچھا۔۔ وہ جو سیڑھیاں چڑھ رہا تھا ٹھہر کر اسے دیکھنے لگا۔۔

"کیا بات ہے ابھی سے بیویوں والا روعب۔۔" وہ مسکرا کر واپس سے نیچے آ گیا تھا۔۔ اس کے مقابل کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔ کندھے پر ڈوپٹہ ڈالے کانوں میں ٹوپس پہنے بالوں کو پشت پر کھلا چھوڑے وہ اسے کہیں کا نہیں چھوڑنے کے درپے تھی۔۔

"نہیں وہ بس شفاء کمرے میں بند ہے خالا جان سو گئی ہیں تو سوچا پوچھ لوں۔۔" وہ وضاحت دیتی اس کی جانب بھی نہیں دیکھ رہی تھی۔۔

فاتح نے دو قدم مزید اس کی جانب لئے اور اسے قریب کر کے دیکھنے لگا۔۔

"جب تیار میرے لئے ہوئی ہو تو دیکھنے کا حق بھی میرا ہے۔۔ مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا ہے جلدی سے گھر جا کر ہمیشہ کے لئے میری ہو جاؤ۔۔" وہ بالوں کی لٹ کو انگلیوں پر لپٹتے ہوئے بولا۔۔

"کل جا رہی ہوں میں۔۔" وہ رندھی ہوئی آواز میں کہنے لگی۔۔

"ہمیشہ میرے پاس آنے کے لئے۔۔" وہ پشت پر ہاتھ لے جا کر اسے قریب کئے بولا۔۔

وہ شرما کر نظریں جھکا گئی۔۔

"دل پر لگتی ہے تمہاری یہ ادا۔۔" وہ ہنس کر دور ہوتا سیڑھیاں چڑھ گیا جبکہ رومی چہرہ چھپانے لگی۔۔ شرم سے اس کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔

دوسرے روز وہ جانے سے پہلے شاپنگ کر کے فاتح کے لئے اسمائلنگ فیس ایموجی والا مگ لے آئی تھی۔۔

NOVEL IN URDU

"شفاء یہ اپنے چاچو کو دے دینا۔۔"

وہ گفٹ شفاء کی جانب بڑھاتے ہوئے اس سے بولی تو وہ اسے گھورنے لگی۔۔

"میں کیوں دوں بھئی تمہارے ہونے والے سیاں ہیں تم خود دینا۔۔" وہ اپنا دامن چھوڑا کر فوراً بھاگی جس پر رومی نے دانت کچکچائے تھے۔۔

وہ پھر چپکے سے اس کے کمرے میں وہ مگ رکھ آئی تھی۔۔ اور پھر شام میں ہی آفس سے آکر فاتح اسے ائیر پورٹ چھوڑنے چلا گیا تھا۔۔

"تو پھر تم جا رہی ہو ہمیشہ میرے پاس آنے کے لئے۔۔؟" فاتح نے پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس سے کہا تو وہ ہنس پڑی۔۔

"جی کچھ وقت کے لئے جا رہی ہوں پھر ہمیشہ ساتھ ہی آیا جایا کریں گے۔۔" وہ بھی چہرہ جھکائے اتنا ہی کہہ پائی۔۔

"انتظار رہے گا تمہارا۔۔ چلو اب جاؤ شاباش۔۔" وہ سر پر ہاتھ مار کر اسے فلائٹ کی جانب متوجہ کرنے لگا جس وہ سر ہلا کر اس کی جانب ایک بار دیکھ کر آگے بڑھ گئی۔۔

وہ لمبی سانس بھر کر اپنی گاڑی کی جانب پلٹ آیا۔۔

اس بار دل خوشی سے جھوم رہا تھا۔۔ وہ گھر لوٹا اور جلدی سے فریش ہونا چاہا لیکن روم میں آتے ہی اس کی نگاہ مگ پر پڑی تو آگے بڑھ کر اٹھا لیا۔۔

مگ کو الٹ پلٹ کر دیکھ کر اچانک ہنس پڑا۔۔ "اس لڑکی کے شوق بھی ناں۔۔" وہ سر جھٹک کر شاور لینے چلا گیا۔۔

NOVEL IN URDU

شادی کے دن قریب آرہے تھے وہیں رومیسہ اپنا من پسند جیون ساتھی مل جانے پر خوشی سے اپنی قسمت پر رشک کرتے نہیں تھکتی تھی۔۔

بلآخر شادی کا دن بھی آن پہنچا تھا۔۔ رومیسہ نے تین دفعہ قبول ہے کہہ کر فاتح کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا تھا۔۔

"چاچو اس عمر میں اتنی ینگ چاچی مل گئی ہے کیسا محسوس ہو رہا ہے۔۔؟" شفاء باقی کی ینگ ایج پارٹی کے ساتھ مل کر فاتح کو تنگ کر رہی تھی۔۔

"اپنی چاچی سے پوچھو اپنی ایج فیلو کی چاچی بن کر کیسا محسوس ہو رہا ہے۔۔؟" فاتح نے الٹا توپوں کا رخ رومیسہ کی جانب موڑ دیا وہ گھورنے کی ناکام کوشش کر کے رہ گئی۔۔

"گھر چلیں آپ کو بتاتی ہوں۔۔؟" رومی نے دھیمی آواز میں دھمکی دی جس پر فاتح نے آبرو اچکا کر اسے دیکھا۔۔

"پکا ناں مجھے گھر جا کر بتاؤں گی۔۔؟" اس کے سوال پر رومیسہ گڑبڑا سی گئی۔۔ "اچھا ناں اب بولتی بند مت کرو کچھ بولو بھی۔۔" شفاء اپنے کزنز سے باتوں میں مگن تھی اور دوسری طرف دلہا دلہن میں سرگوشی میں باتیں چل رہی تھیں۔۔

NOVEL IN URDU

"آپ دونوں سے کچھ پوچھا تھا میں نے اپنے میں لگیں ہوئے ہیں۔۔؟" شفاء نے آنکھیں نکال کر دونوں کو دیکھ کر کہا۔۔

"رومی سے پوچھوناں مجھ جیسا ہینڈسم انسان پاکر کیسا محسوس کر رہی ہے۔۔؟" وہ بالوں پر ہاتھ پھیرتے اترا کر بولا جس پر رومی اور شفاء دونوں نے اس کے انداز کو دیکھا۔۔

کافی چھیڑ چھاڑ کے بعد رومیسہ کی رخصتی ہوئی۔۔ رات اسلام آباد کے ہوٹل ٹھہر کر انہیں واپس لاہور اپنے گھر آنا تھا۔۔ رومیسہ کی تھکن کے باعث فاتح نے اسلام آباد میں ہی ایک دن کے لئے ہوٹل بک کروالیا تھا۔۔

وہ شفاء کی پارٹی سے بہت مشکل سے جان چھڑا کر اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔ ہوٹل کو بھی ان لوگوں نے گھر سمجھ کر کافی ادھم کیا ہوا تھا۔۔

NOVEL IN URDU

رومیسہ شیشے کے سامنے کھڑی مزے سے سیلفی بنا رہی تھی فاتح کے آنے پر شرمندہ سی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

"میں نے کون سا روکا ہے بیگم جو دل چاہتا ہے کرو۔۔" وہ اس کے شرمندہ ہونے پر بولتے ہوئے اس کے پاس بیٹھا۔۔

"کیا ہوا بولتی بند ہو گئی۔۔؟ باہر تو بڑا بول رہی تھی گھر جا کر بتاتی ہوں۔۔" فاتح نے بھرپور طریقے سے اس کی نقل اتاری تھی۔۔

"ہاں لیکن یہ گھر نہیں ہے ناں، ہوٹل ہے، میں نے یہاں کی بات نہیں کی تھی۔۔" وہ اپنی بات پکڑے جانے پر بدل گئی۔۔

"اوکے کچھ نہیں کہتا ریلیکس کرو۔۔ چینج کرو اور ریسٹ کرو۔۔" وہ اس کی گھبراہٹ پر اسے مطمئن کرتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ رومیسہ بھی جلدی سے اٹھنے لگی لیکن ہڑبڑی میں اس کا شرارا پاؤں کے نیچے آگیا اور وہ کٹی پتنگ کی طرح اچانک سے گر پڑی۔۔ دھم کے ساتھ چوڑیوں کی آواز پر فاتح نے ڈریسنگ مرر سے پلٹ کر اسے دیکھا تو پریشان سا ایک جست میں اس تک پہنچا۔۔

"کیا کرتی ہو رومی۔۔؟ اتنی بھی بھاگنے کی کیا جلدی تھی۔۔؟ ریلیکس رہو دیکھاؤں کہاں چوٹ لگالی۔۔؟" وہ اسے ڈپٹ کر دوزانوں اس کے قریب بیٹھ کر اس کا معائنہ کرنے لگا۔۔

کچھ چوڑیاں ٹوٹ کر کلائی میں گھس گئی تھیں۔۔ اور پاؤں میں بھی خاصی موچ آئی تھی جس کی وجہ سے رومی کا پاؤں درد دے رہا تھا۔۔

"رومی دیکھوں کتنا گہرا کٹ لگ گیا ہے تمہیں۔۔ اس سے بہتر تھا شرافت کے دائرے میں بنا تمہاری گھبراہٹ کا لحاظ کئے میں خود ہی تمہارے زیور اتار دیتا تو ابھی مجھے تمہیں تکلیف میں تو نہیں دیکھنا پڑتا۔۔" وہ مسلسل بولے جا رہا تھا جبکہ تکلیف کے باوجود رومی کو اس کا یوں فکر مند ہونا بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔

NOVEL IN URDU

"اوپر بیٹھو میں فرسٹ ایڈ باکس منگواتا ہوں۔۔" وہ اسے بیڈ پر بیٹھائے کال کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد فرسٹ ایڈ باکس کھولے فاتح اس کا زخم صاف کر کے پٹی لپیٹ رہا تھا۔۔

"اب چینج کر لو میں تمہیں کپڑے دیتا ہوں۔۔" وہ بول کر سوٹ کیس میں سے کپڑے نکالنے لگا۔۔ رومیسہ کو عجیب شرمندگی نے آن گھیرا تھا۔۔

"مجھے یہ کمفرٹیبل لگ رہا ہے باقی کافی زیادہ بھرے بھرے ہیں یہی پہن لو۔۔" وہ ایک سادہ سا سوٹ نکال کر کھڑا اسے بتا رہا تھا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔" لبوں پر زبان پھیر کر اس نے کہا اور جیسے ہی کھڑی ہوئی درد کی شدت نے اسے کھڑا ہونے نہیں دیا وہ تھوڑا سا چلا کر واپس بیٹھ گئی۔۔

"کیا ہوا۔۔؟" فاتح حیران ہوتا رومیسہ کے پاس گیا۔۔

NOVEL IN URDU

"پاؤں میں موچ آگئی ہے شاید میں اب کبھی چل نہیں پاؤں۔۔" وہ روتی ہوئی بولی تو فاتح اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔

"اور کس نے کہا ہے موچ آنے کے بعد چل نہیں پاتے۔۔؟" وہ اس کی نالج پر اس سے سوال کرنے لگا۔۔

"علی نے کہا تھا اگر میں بھاگوں گی اور گر گئی تو موچ آئے گی اور پھر میں کبھی چل نہیں پاؤں گی۔۔" وہ روتی ہوئی نادانی میں کہہ رہی تھی۔۔

"علی نے پاگل بنانے کے لئے کہا اور تم نے یقین کر لیا۔۔؟ تمہارا اپنا دماغ کہاں تھا۔۔؟" وہ پاؤں کو دیکھتے ہوئے اس سے آبرو چڑھائے پوچھ رہا تھا۔۔

"میرا دل دماغ آپ کے قبضے میں تھا۔۔" رومی نے بول کر منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

"میں نے سنا تھا لڑکیاں فیلنگز کا اظہار کرنے میں کنجوس ہوتی ہیں۔۔؟ لیکن تم بالکل بھی کنجوس نہیں ہو رومی۔۔ مجھے معلوم نہیں تھا میں تمہارے دل پر اتنے لمبے عرصے سے قابض ہوں۔۔" وہ مسکرا کر پاؤں کی موچ ٹھیک کر چکا تھا جبکہ رومیسہ شرمندگی میں گم تھی۔۔

"ایک بات بتاؤں۔۔؟" وہ جو فاصلہ درمیان میں حائل کئے بیٹھا تھا اسے مٹاتے ہوئے رومی کو خود سے بے حد قریب کر گیا۔۔

رومیسہ کی پلکیں لرز کر جھک گئیں۔۔ "میں بھی تمہیں بہت پہلے سے چاہتا ہوں۔۔ پتا نہیں کب سے لیکن یہ معلوم ہے تمہیں علی کے ساتھ دیکھ کر دل میں ٹیس سی اٹھتی تھی ساتھ ہمارے درمیان ایج ڈفرینس کو لے کر میں ڈپریشن میں چلا جاتا تھا۔۔ گیارہ سال کا فرق بڑا فرق ہے۔۔ اور پھر تمہارا بھابھی سے رشتہ بھانجی کا ہے۔۔" وہ انگوٹھا رومی کے گال پر مس کرتے ہوئے بیچارگی سے بول رہا تھا۔۔

"آپ مجھے پہلے بتاتے میں پہلے ہی آپ کی ہو جاتی۔۔" وہ دوبارہ جلدی بازی میں بولنے پر پچھتائی تھی۔۔

NOVEL IN URDU

"اتنی جلدی تھی میرا ہونے کے لئے۔۔؟ میں سمجھتا تھا تم علی کو پسند کرتی ہو۔۔ ایک بار تمہاری اور شفاء کی باتیں سنی تھیں جس میں تم اسے بتا رہی تھیں کہ تم کسی کو پسند کرتی ہو مجھے لگا علی ہی ہو گا کیونکہ تمہاری اور اس کی دوستی بھی بہت تھی۔۔ سو میں نے خاموشی اختیار کر لی اور پھر دوبارہ تمہارا حالِ دل جان کر رہ ہی نہیں پایا اور تمہارے گھر فوراً بات کر لی مجھے لگا تھا کوئی نہیں مانے گا لیکن ہماری قسمت ایک دوسرے سے جڑی ہوئی تھی بنا کسی رکاوٹ کے دونوں ایک دوسرے کی محبت میں مبتلا ہوئے اور پھر رشتے میں بندھ بھی گئے۔۔" وہ دھیمے لہجے میں مسکرا کر بولتا ہوا رومیسہ کے دل میں اتر رہا تھا۔۔

"ہم اپنے رشتے کی شروعات اپنے گھر سے کریں گے۔۔" وہ جھک کر آنکھوں کو چومتے ہوئے دور ہوا۔۔

رومیسہ نے کچھ نہیں کہا۔۔

"چینج کر لو نہیں تو۔۔؟" وہ دبے لفظوں میں کہہ کر رومیسہ کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا۔۔

NOVEL IN URDU

وہ ڈرتے ہوئے فوراً کپڑے لئے اٹھ کر بھاگی۔۔ فاتح کا قہقہہ جاندار تھا۔۔

وہ دونوں سارا پھیلاوا سمیٹ کر لیٹ گئے۔۔ رومیسہ کافی دور تھی اور فاتح کو اپنی بیوی کی یہ دوری برداشت کہاں ہو رہی تھی سو اس نے رومی کی کلائی تھام کر اپنی جانب کھینچ لیا۔۔

"ک۔۔ کیا۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔؟" رومی نے پھڑ پھڑاتے ہوئے پوچھا۔۔

"کچھ نہیں کر رہا۔۔ ریلیکس رہو، تمہیں احساس دلا رہا ہوں ہم اب ایک ہو چکے ہیں۔۔"

وہ اس کے کندھے پر تھوڑی رکھے بولتے آنکھیں موند گیا جبکہ رومی کچھ دیر تک سانس روکے سن پڑی رہی پھر مسکرا کر ریلیکس ہوتی اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ گئی۔۔اس کی محبت اس کے پاس تھی اتنے قریب تھی اسے تو خوش ہوتا چاہیئے تھا۔۔

دوسری صبح وہ سب ناشتہ کر کے لاہور کے لئے نکل چکے تھے۔۔دو دن میں ولیمہ تھا جس کی تیاریاں بھی کی جانی تھیں۔۔فاتح کی چھوٹی موٹی گستاخی پر رومیسہ کی جان پر بن جاتی تھی اور وہ کئی گھنٹے تک فاتح کو اگنور کرتی تھی۔۔وہ اس کے انداز پر چڑ کر رہ جاتا تھا اور کبھی کبھی تو اسے بے تحاشہ پیار بھی آتا تھا۔۔

"رات ولیمہ کے بعد تم بالکل فری ہو۔۔میں نے تمہارا یہاں کی یونی میں ٹرانسفر کروا دیا ہے تو تم دو دن بعد یونی جا رہی ہو۔۔" وہ ولیمے کی چیزیں نکال رہی تھی جب فاتح نے آکر اسے آگاہ کیا۔۔

"فاتح بس کریں ناں جتنا پڑھنا تھا پڑھ لیا اب میں ہاؤس وائف بن جاتی ہوں۔۔" اس کا مزید پڑھنے کا کوئی دل ہی نہیں تھا وہ منہ پھلائے بولی تو فاتح نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔

"بالکل بھی نہیں رومی۔۔میں چاہتا ہوں تم کم از کم گریجویٹ ہی ہو جاؤ۔۔ابھی تیسرا سال ہی ہے تمہاری یونی کو۔۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔۔

"پھر اپنی فیملی اور پڑھائی دونوں کو کیسے دیکھوں گی۔۔؟" وہ حیرت سے بوکھلا کر پوچھ رہی تھی فاتح کچھ پل اس کا چہرہ دیکھتا رہا پھر سمجھ کر بے ساختہ ہنس دیا۔۔

"لڑکی اس بارے میں تو میں نے ابھی تک نہیں سوچا۔۔" وہ ہنسی کے درمیان بولا تو رومی شرمندہ ہو گئی۔

"جب شرمندہ ہو جاتی ہو تو ایسی باتیں ہی کیوں کرتی ہو پاگل۔۔؟" وہ ہنستے ہوئے اس کو قریب کئے بولا۔۔

"مجھے پتا ہی نہیں ہوتا میں کب کیا کہہ جاتی ہوں۔۔ آپ اس دن علی کا کہہ رہے تھے وہ ناں اس کے بارے میں آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔" وہ نظریں جھکائے اس کی شرٹ کے بٹنوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

"کہو میری جان کیا کہنا ہے۔۔" وہ اس کا چہرہ اوپر اٹھائے ہوئے بولا۔۔

"علی شفاء کو پسند کرتا ہے۔۔ وہ شفاء کے لئے رشتہ لانا چاہتا ہے شادی تین سال بعد کرے گا۔۔" وہ تفصیل سے بتا کر فاتح کو دیکھنے لگی۔

"میں بھابھی سے بات کروں گا ویسے علی ہر لحاظ سے بیسٹ ہے آئی ہوپ اس کی بات بن جائے گی۔۔" وہ پرسوچ نظروں سے رومی کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا دی ایک ٹینشن اس کی کم ہوئی تھی۔

"پارلر چلو لیٹ ہو جاؤ گی ورنہ۔۔" وہ اس کے سامان کا بیگ اٹھاتے ہوئے بولا تو رومیسہ مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے باہر نکلی جہاں اس کی خالا جان نے دونوں کی نظر اتاری اور شفاء نے تھوڑا سا تنگ کیا۔۔

NOVEL IN URDU

شام سات بجے فاتح ولیمے کے لئے تیار ہونے کے بعد اسے پارلر لینے پہنچا جہاں وہ تیار اس کے دل کو بے ایمان کر رہی تھی۔۔

"اتنا حسین لگنے کو کس نے کہا تھا۔۔؟" وہ رومی کے سراپے پر سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا تڑپ کر بول اٹھا۔۔

"یہ تیار تو پارلر والی نے کیا ہے فاتح مجھے کیا معلوم۔۔" وہ حیرت سے خود کو شیشے میں دیکھنے لگی۔۔ اسے سب کچھ نارمل ہی لگا تھا۔۔

"آپ نے مجھے منہ دیکھائی نہیں دی۔۔ گھر میں بھی سب پوچھ رہے تھے اور پارلر میں بھی کافی لڑکیوں نے پوچھا میں نے کہا سرپرائز ہے میرے ہزبینڈ کی طرف سے ولیمے کے بعد ملے گا۔۔۔"

وہ جو بات بنا کر آئی تھی سیدھا سیدھا اس کے گوش گزار کر دی۔۔

"ولیمے سے واپسی پر میری جان کو سب ملے گا۔۔" وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔۔

ولیمہ میں سب نے دونوں کی جوڑی کو خوب سراہا تھا وہیں رومیسہ کا تایازاد علی شفاء کو دیکھ دیکھ کر لمبی سانس لے رہا تھا۔۔ ولیمے کا فنکشن بھی بہت اچھے سے اختتام کو پہنچ گیا تھا۔۔

رومیسہ کمرے میں موجود فاتح کا انتظار کر رہی تھی جس نے چینج کرنے سے منع کیا تھا۔۔

"سوری سوری مہمانوں کو بائے کہہ رہا تھا کچھ قریبی دوست تھے۔۔" وہ روم میں آکر رومی کی غصے بھری نظروں کو سمجھ کر بولا۔۔

"چلو آؤ تمہارے لئے سرپرائز ہے۔۔" وہ اس کی کلائی تھامے میکسی کو اٹھائے جلدی سے ساتھ گھسیٹنے لگا۔۔

"اس ٹائم باہر لیکر جائیں گے۔۔؟" وہ گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

"ہاں میاں بیوی جا رہے ہیں کوئی مسئلہ ہے۔۔؟" وہ چلتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔ سب کمروں میں تھے لہٰذا وہ دونوں آسانی سے نکل کر گاڑی میں بیٹھے کہیں جا رہے تھے۔۔

"کہاں لے جا رہے ہیں فاتح۔۔؟" وہ مسلسل پوچھتی ہوئی خوش بھی تھی اور پریشان بھی۔۔

"تھوڑا صبر ہی کر لیتے ہیں۔۔" فاتح بار بار پوچھنے پر چڑ سا گیا۔۔

وہ ایک خوبصورت سے گھر کے باہر گاڑی روکے اسے باہر نکلنے میں مدد دینے لگا۔۔

وہ میکسی کو سنبھالتے ہوئے باہر نکل آئی۔۔ فاتح نے اسے گود میں اٹھا لیا۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا۔" وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بول رہی تھی جہاں کوئی آدم ذات ہی نظر نہیں آ رہا تھا۔۔

NOVEL IN URDU

"ریلیکس وائفی۔۔ یہاں ہم دونوں کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں ہے۔۔ اور بھابھی کو معلوم ہے ہم یہاں آئے ہیں سو دو دن یہاں گزاریں گے۔۔" وہ آنکھ دباتے ہوئے بولا تو اس کی بات سمجھ کر رومی نے نظریں جھکا لی۔۔ دل پسلیاں توڑ کر باہر نکلنے کے درپے تھا۔۔

سیڑھیاں چڑھتے ہی کمرے میں گلابوں کی بہار آئی ہوئی تھی۔۔ بیڈ کے علاوہ فرش پر بھی پھول بکھرے ہوئے تھے۔۔ خواب ناک سا منظر آنکھیں چندھیا دے رہا تھا۔۔

"کیسا لگا۔۔؟ یہ ہمارا دوسرا گھر ہے۔۔ یہ آفس کی طرف سے ملا تھا۔۔ جب تنہا رہنے کا دل کرے گا یہاں آجایا کریں گے۔۔" وہ رومیسہ کو خود کی جانب موڑ کر بتا رہا تھا۔۔

لال رنگ کے پردے ڈالے گئے تھے۔۔۔ سفید رنگ کے بیڈ پر لال پھول بہت خوب صورت لگ رہے تھے۔۔ فاتح نے ساری لائٹس آف کر کے لال رنگ کی لائٹس آن کر دی تھیں۔۔ رومی کی پلکیں سب دیکھ کر جھک سی گئیں تھیں۔۔

"یہ لو منہ دیکھائی۔۔" وہ اس کے کانوں سے بندے اتار کر سونے کے بندے پہناتے ہوئے بولا ساتھ گلے کے ہار سے نجات دے کر ایک ڈائمنڈ لاکٹ پہنایا رومی نے کچھ بھی نہیں دیکھا وہ سانس روکے کھڑی رہی۔۔ فاتح نے اس کی سانسیں اپنی محبت سے مزید تنگ کر دی تھی۔۔

NOVEL IN URDU

دو دن بعد وہ گھر لوٹ کر آئے تو شفاء نے رومی کی خوب جان کھائی۔۔ ساتھ اسے یونی جانے والی بات ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی۔۔

شفاء اور رومی ایک ہی یونی میں جانا اسٹارٹ ہو گئیں تھیں۔۔

فاتح نے رومی کا ٹرانسفر شفاء کی یونی میں ہی کروایا تھا۔۔ انہی دنوں میں شفاء کی بھی علی کے ساتھ بات چیت پکی ہو گئی تھی جب کہ ان دونوں کے سمسٹر کے بعد نکاح کیا جانا تھا۔۔ شادی تین سال بعد طے پائی تھی۔۔ علی کو ٹریننگ کے لئے آؤٹ آف کنٹری جانا تھا لہٰذا وہ شفاء کو اپنے نام سے منسوب کر کے جانا چاہتا تھا۔۔

"رومی یہ کیا کیا ہے بھلا۔۔؟ ایسے پاس ہو گی پیپرز میں۔۔؟" وہ سمجھاتے ہوئے رومی سے زچ آ جاتا تھا جس کی ایک ہی رٹ تھی مجھے نہیں پڑھنا۔۔

"مجھے نہیں پڑھنا آپ زبردستی کر رہے ہیں۔۔" وہ منہ پھلا کر بیٹھ گئی۔۔

"میں اس سے زیادہ زبردستی کر سکتا ہوں رومی مجھے مجبور مت کرو۔۔ شرافت سے اس کو دوبارہ سولو کرو۔۔" وہ غصے سے بولا تو رومی آنکھوں میں آنسو لئے دوبارہ سے سوال ریپیٹ کرنے لگی۔۔

یہ ان دونوں کا آئے دن کا معاملہ تھا۔۔ رومی روتی۔۔ کچھ بھی کرتی فاتح بالکل بہرا بنا اس کی ایک نہیں سنتا تھا ابھی مزید دو سمسٹر اس کا یہ رونا دیکھنا تھا۔۔

وہ سوں سوں کرتی سہی سوال سولو کرنے لگی۔۔ بھاگنے کا راستہ جو نہیں تھا۔۔

فاتح بھی اس کے سوں سوں پر لب بھینچے اپنا کام کرتا رہا۔۔

ایک ہفتہ یہی چلا شکر رومی کی فاتح اور پیپرز سے جان چھوٹی تھی۔۔ شفاء کے دو پیپرز باقی تھے۔۔ اس کے بعد انہیں نکاح کی تیاری شروع کرنی تھی۔۔ شاپنگز وغیرہ کرنی تھی۔۔

دونوں کے پیپرز سے فارغ ہوتے ہی شاپنگ کا آغاز ہوا۔۔ فاتح روز تینوں کو لئے شاپنگ مال کی خاک چھانتا تھا۔۔

وہ تینوں مزے سے تھکنے کے بعد باتیں رات گئے تک کرتی تھیں جبکہ فاتح رومی کا انتظار کر کے سو جاتا تھا۔۔

"آپ مجھے اگنور کیوں کر رہے ہیں۔۔؟" فاتح ایک ہفتے سے اس کے بنا سو رہا تھا لحاظہ اس نے رومی کو اگنور کرنا شروع کر دیا جس پر وہ رونی صورت لئے اس سے سوال پوچھ رہی تھی۔۔

"بندہ امچیور بیوی بھی ناں بنائے جسے شوہر کا احساس ہی نا ہو۔۔" وہ ٹائی باندھتے ہوئے رومی سے شکوہ کرنے۔لگا جس پر وہ تڑپ گئی۔۔

"آئی ایم سو سوری فاتح۔۔ میں باتیں کرتے کرتے پلان کرتے وہیں سو جاتی ہوں۔۔ آپ مجھے اٹھا کر وہاں سے لا سکتے ہیں۔۔ لیکن آپ تو مزے سے یہاں سوئے ہوتے ہیں۔۔"

وہ منانے کے بجائے الٹاناراض ہو گئی جبکہ فاتح غصے بھری نگاہ ڈال کر کمرے سے نکل گیا۔۔

پھر رات ایک بجے تک فاتح نے انتظار کیا اسے لگا اب بات ہو چکی ہے تو وہ ضرور روم میں جلدی آجائے گی لیکن نہیں رومی کا کچھ اتاپتا ہی نہیں تھا۔۔فاتح نے پریشان آکر اسے لانا ہی مناسب سمجھا۔۔

سیڑھیاں اتر کر دیکھا تو وہ دشمن جاں سامنے صوفے پر ہی سوئی ہوئی تھی۔۔ دوسرے صوفے پر شفاء سو رہی تھی۔۔ دونوں کے انداز بتا رہے تھے باتیں کرتے کرتے اچانک سے سو گئی ہیں۔۔شفاء کو سہی سے لیٹا کر کمفرٹر اوڑھا کر فاتح نے رومی کو اپنی باہوں میں بھر لیا۔۔

"شفاء بلو والا ٹھیک ہے۔۔"وہ اس کے اٹھانے پر شاید تھوڑی دیر پہلے کوئی بات کو یاد کرتے ہوئے نیند میں بڑبڑا رہی تھی۔۔

"لیکن میں تمہارے بنا بالکل ٹھیک نہیں ہوں چھوٹی بیوی۔۔"وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بولا اور کمرے میں آکر اسے لیٹا کر لائٹس آف کیں اور اسے خود سے لگائے قریب کئے ایک ہفتے بعد سکون کی سانس بھرتے آنکھیں موند گیا۔۔

رومی کی صبح آنکھ کھلی تو خود کو فاتح کے حصار میں پایا۔۔

"گڈ مارننگ غصیلے ہزبینڈ۔۔"وہ مسکرا کر اس کے مزید قریب ہوتے ہوئے بولی۔۔

"مارننگ ٹو مائی کلنگ بیوٹی۔۔"وہ ہاتھوں پر زور ڈالتے اسے خود سے مزید قریب کر گیا۔۔

"آپ بلاآخر رہ نہیں سکے۔۔؟" وہ ہنس کر پوچھ رہی تھی۔۔

"ابھی میں تمہارے دانت اندر کر سکتا ہوں اتنی صلاحیت ہے مجھ میں۔۔" فاتح کی بات پر رومی نے اسے گھورنے کی ناکام کوشش کی۔۔فاتح نے رومی کے شرمانے پر اس کی مارننگ کافی حسین کر دی تھی۔۔

جمعے کو نکاح تھا اور سب تیاریوں میں اتنا مصروف تھے۔۔

نکاح والے دن فاتح اور رومی نے سیم کلر ڈریسنگ کی ہوئی تھی۔۔ آف وائٹ رنگ کے کپڑوں میں دونوں سب کو صدقے واری ہونے پر مجبور کر رہے تھے وہیں شفاء گولڈن اور لال رنگ کے پاؤں کو چھوتی فراک میں دل موہ رہی تھی۔۔

علی کے ساتھ نکاح پر اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔ وہ اچھی شکل وصورت کا مہذب انسان تھا۔۔ اسے کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔۔ جب وہ اس کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد رخصتی چاہتا تھا تو شفاء کیلئے یہ بات خوش آئند تھی۔۔

نکاح کی چھوٹی سی تقریب بہت اچھے سے پوری ہو گئی تھی۔۔

فاتح نے پوری تقریب رومی کو چھیڑ چھیڑ کر سرخ رکھا تھا۔۔

سب کی لائف سیدھی ڈائریکشن پر آگئی تھی۔۔ نکاح کے بعد علی اور شفاء کی اکثر بات ہو جایا کرتی تھی جس پر وہ اکثر رومی سے علی کا ذکر کرتے ہوئے اپنی قسمت پر رشک کرتی تھی۔۔

رومی اس کے لئے بہت زیادہ خوش تھی۔۔

لیکن پھر ساری خوشیاں ماند پڑ گئیں جب یونی اسٹارٹ ہوئی۔۔ فاتح سے ڈانٹ سننا یونی کے ساتھ معمول پر آگیا تھا۔۔

تین سال بعد۔۔

"رومیسہ یہ بچوں والی حرکتیں بند کرو اور اس کا چپس کا پیکٹ اسے دو۔۔" فاتح آنکھیں نکالے رومیسہ کو ڈپٹ رہا تھا جو اپنے بیٹے کو روتا چھوڑے اس کا چپس کا پیکٹ مزے سے کھا رہی تھی۔۔ دو سالہ شافع رو رو کر اپنی ماں کی شکایت فاتح سے کر رہا تھا۔۔

"آپ نے مجھ سے پرامس کیا تھا کبھی اپنے بچوں کی وجہ سے مجھے نہیں ڈانٹیں گے۔۔" وہ منہ میں چپس رکھتے ہوئے اور شافع کو گھورتے ہوئے اپنے ہزبینڈ کو کچھ وعدے یاد دلا رہی تھی۔۔

"غلط بات پر ڈانٹوں گا۔۔ تمہیں اتنی چیزیں لا کر دیتا ہوں تمہیں شافع کی ہی کھانی ہوتی ہے رومی، میرا بیٹا کس قدر رو رہا ہے ہچکی بندھ گئی ہے۔۔" وہ رومی پر غصیلی نگاہ ڈال کر اس کے آنسو صاف کر رہا تھا۔۔

"شافع نے آپ کی دی ہوئی چاکلیٹ کھالی تھی۔۔ آپ اتنی محبت سے میرے لئے لائے تھے اس نے کھالی اب میں اس کی چیز کھاؤں گی۔۔"

فاتح کبھی کبھی ماں بیٹے کی خود سے اس محبت ہر غصہ ہو جاتا تھا اس کا دل کرتا تھا اپنا سر دیوار میں دے مارے۔۔

رومی کو جو چیز لا کر وہ دیتا تھا وہ شافع کو ہر گز نہیں دیتی تھی کیونکہ اسے لگتا تھا اس میں ہز بینڈ کا پیار چھپا ہے اور شافع صاحب کی بھی سوچ کچھ ایسی ہی تھی۔۔ فاتح کی چیز کسی سے شئیر نہیں کرتا تھا یہاں تک کے رومی سے بھی۔۔ اور اس جنگ میں ہمیشہ فاتح پیس کر رہ جاتا تھا۔۔ خالا جان تو ہنس ہنس کر بے حال ہو جاتی تھیں اور شفاء وہ تو دونوں کا خوب مذاق بناتی تھی۔۔ شفاء کی شادی کو دو ماہ گزر چکے تھے اور وہ اپنے ہز بینڈ کے ساتھ ہنی مون پر پورے پاکستان کی سیر کو نکلی ہوئی تھی۔۔

"شی آپی سے۔۔" شافع روتا ہوا شفاء سے اس کی شکایت لگانے کی دھمکی دے رہا تھا۔۔

"تمہارے ابا کی نہیں چلتی شی آپی کی پھر تو بہت دور کی بات ہے۔۔" وہ ہنس کر بولی تو فاتح نے اسے صوفے پر سے اٹھا کر اپنے مقابل کھڑا کیا۔۔

"میں آج بھی تمہیں چپ کروانے کی صلاحیت رکھتا ہوں رومی۔۔ کیا تم مجھ سے یہ چاہتی ہوں میں ہمارے بیٹے کے سامنے تمہاری بولتی بند کروں۔۔؟"

وہ اس کے کھلے بالوں کو پشت پر سے آگے کو کرتے ہوئے بڑی معصومیت سے پوچھ رہا تھا۔۔

"یس بابا۔۔" شافع کے نا جانے کیا سمجھ آیا وا کر میں چلتے ہوئے اتنا ہی بولا۔۔ اور ہنسنے لگا۔۔

"میرا بیٹا تو یہ چاہتا ہے بیگم۔۔؟" وہ بول کر رومیسہ پر سایہ بن گیا۔۔

"تمہارا ماسٹرز میں ایڈمیشن کروا دیا گیا ہے نیکسٹ منتھ سے کلاسس اسٹارٹ ہیں۔۔ شافع کا بہن بھائی اب ماسٹرز کے بعد آئے گا۔۔" فاتح کے ایڈمیشن والی بات پر رومی کا منہ کھل گیا۔۔

"آپ۔۔۔ آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔" وہ آنکھوں میں آنسو لئے بولی۔۔

شافع فاتح کی لائی گئی دوسری کھانے کی چیزیں دیکھ رہا تھا۔۔ "مائی لو وا ایک دیڑھ سال کی ہی بات ہے۔۔" وہ آنسو صاف کرتے اس کو اپنے انداز سے مطمئن کرنے لگا۔۔ جبکہ شافع کو اپنے پسند کا کھلونا مل گیا تھا۔ ٹوئٹی اس کا فیورٹ کھلونا تھا۔۔ فاتح رومی کے آنسو لبوں سے چن رہا تھا۔۔ وہ دونوں کچھ دیر پہلے چل رہی بات سے غافل ہو چکے تھے۔۔

****

NOVEL IN URDU

ختم شُد۔۔۔۔